550

سُنّتیں اور آداب

صفحات 100

- پڑوسی کے بارے میں 15 سنتیں اور آداب 13
- مہمان نوازی کی 30 سنتیں اور آداب 23
- چھینکنے کی 25 سنتیں اور آداب 59
- نام رکھنے کے بارے میں 18 سنتیں اور آداب 63
- قبرستان کی حاضری کی 21 سنتیں اور آداب 87

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

550 سُنّتیں اور آداب

یاربَّ المصطفٰی! جو کوئی اِس رسالے کے 91 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُسے جنَّتُ الْفِردَوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمین

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: قِیامت کے روز **اللہ** پاک کے عَرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شَخْص **اللہ** پاک کے عَرش کے سائے میں ہوں گے۔ عَرض کی گئی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شَخْص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری **سُنَّت** کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔[۱]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت اِمام ضَحّاک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **فرماتے ہیں**: دنیا میں سُنَّت کی مثال ایسے ہے جیسے آخرت میں جنَّت کی، لہٰذا جس طرح جنَّت میں داخل ہونے والا سلامت رہے گا اسی طرح دنیا میں سُنَّت کی پابندی کرنے والا بھی سلامت رہے گا۔[۲]

www.dawateislami.net

مُختَلِف عُنْوانات پر ''550 سُنّتیں اور آداب'' قبول فرمایئے، پیش کی جانے والی ہر چیز کو سُنَّت نہ کہا جائے، ہوسکتا ہے ان میں سُنَّتوں کے علاوہ بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے مَنْقول باتیں بھی ہوں۔ یہ مسئلہ یاد رکھئے کہ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ''سُنَّتِ رسول'' نہیں کہہ سکتے۔

مُبَلِّغِین و مُبَلِّغات کی خدمات میں عَرْض ہے کہ اپنے سُنّتوں بھرے بَیان کے آخر میں موقَع کی مُناسَبَت سے اس رِسالے میں دیئے ہوئے کسی بھی ایک عُنْوان سے سُنَّتیں اور آداب بَیان فرمادیا کریں۔ ہر عُنْوان کے پہلے اور بعد دی ہوئی عِبارات بھی پڑھ کر سنا دیا کریں۔

اے عاشِقانِ رسول! بَیان کے آخر میں سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم: ''جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔''(۳)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

www.dawateislami.net

”راہِ مدینہ کا مُسافِر“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے چلنے کے بارے میں 15 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ پارہ 15 سُورۂ بنیۤ اسرآءیل آیت 37 میں ارشادِ ربُّ الْعِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (۳۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل، بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

﴿2﴾ ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صَفْحَہ 435 پر فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر (یعنی اکڑتا ہوا) چل رہا تھا اور گَھمنڈ (یعنی تکبر) میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا[٤] ﴿3﴾ سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم بسا اوقات چلتے ہوئے اپنے کسی صَحابی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے مُبارَک ہاتھ سے پکڑ لیتے[٥] ﴿4﴾ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم چلتے تو کسی قَدَر آگے جُھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں[٦] ﴿5﴾ گلے میں سونے یا کسی بھی دھات (یعنی میٹل کی) چین (CHAIN) ڈالے، لوگوں کو دکھانے کے لئے گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ اَحمقوں، مغروروں اور فاسقوں کی چال ہے۔ گلے میں سونے کی چین یا بریسلیٹ (BRACELET) پہننا مرد کیلئے حرام اور دیگر دھاتوں (یعنی میٹلز) کی بھی ناجائز ہے ﴿6﴾ اگر کوئی رُکاوٹ نہ

www.dawateislami.net

ہو تو راستے کے کَنارے کَنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نِگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے! اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ اَمْرَد (یعنی وہ نوجوان لڑکا جس کی داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو) یا خوبصورت نوجوان لڑکے کا ہاتھ نہ پکڑیں، شہوت کے ساتھ کسی بھی مرد کا ہاتھ پکڑنا یا مُصافَحہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا) یا گلے ملنا حرام اور جہنّم میں لیجانے والا کام ہے ﴾7﴿ راہ چلنے میں پریشان نَظَری (یعنی بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر وَقار طریقے پر چلئے۔ حِکایت: حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن اَبی سِنان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نمازِ عید کے لیے گئے، جب واپس گھر تشریف لائے تو اہلیہ (یعنی بیوی صاحبہ) کہنے لگیں: آج کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا: ”گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔“[٧] سُبْحٰنَ اللہ! اللہ والے راہ چلتے ہوئے بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو کہ) شَرْعاً جس کی اِجازت نہیں اُس پر نَظَر پڑ جائے! یہ اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا تقویٰ تھا، مسئلہ یہ ہے کہ کسی عورت پر خود بخود نظر پڑ بھی جائے اور فوراً ہٹا لے تو گُناہ گار نہیں ﴾8﴿ کسی کے گھر کی بالکنی (BALCONY) یا کھڑکی کی طرف بِلاضَرورت نَظَر اُٹھا کر دیکھنا مُناسب نہیں ﴾9﴿ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ اِحتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو ﴾10﴿ راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں

www.dawateislami.net

کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانعت آئی ہے[۸] ﴿11﴾ راہ چلتے ہوئے، کھڑے بلکہ بیٹھے ہونے کی صورت میں بھی لوگوں کے سامنے تھُوکنا، ناک سنکنا، ناک میں اُنگلی ڈالنا، کان کھجاتے رہنا، بدن کا میل اُنگلیوں سے چُھڑانا، پردے کی جگہ کھجانا وغیرہ تہذیب کے خلاف ہے ﴿12﴾ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قَطْعاً غیر مُہذّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زَخْمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرَل واٹَر کی لیبل والی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے ﴿13﴾ پیدل چلنے میں گاڑیوں کی آمدورفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیَسّر ہو تو ''زیبرا کراسنگ'' یا ''اوور ہیڈ پل'' اِستعمال کیجئے ﴿14﴾ جس سَمت سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبُور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہو تو بھاگ پڑنے کے بجائے موقع کی مُناسَبت سے وَہیں کھڑے رہ جائیے کہ اس میں حفاظت زیادہ ہے نیز ریل گاڑی گزرنے کے اَوقات میں پَٹْریاں عبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، رَیل گاڑی کو کافی دُور سمجھ کر گُزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں اُلجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اُوپر سے ریل گاڑی گُزر جانے کے خطرے کو پیشِ نَظَر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پَٹْری سے گُزرنا ہی خِلافِ قانون ہوتا ہے خُصُوصاً اَسٹیشنوں پر، ان قوانین پر عمل کیجئے ﴿15﴾ عبادَت پر قُوّت حاصِل کرنے کی نِیَّت سے حتَّی الْاِمْکان روزانہ پون گھنٹہ ذِکْر و دُرُود کے

www.dawateislami.net

ساتھ پیدل چلئے اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم صِحّت اچھی رہے گی۔ **چلنے کا بہتر طریقہ** یہ ہے کہ شُروع میں 15 مِنَٹ تیز تیز قدم، پھر 15 مِنَٹ درمیانہ، آخر میں 15 مِنَٹ پھر تیز قدم چلئے، اس طرح چلنے سے سارے جِسْم کو ورزِش ملے گی، نِظامِ اِنْہِضام (اِنْ۔ہِ۔ضام یعنی ہاضِمہ) دُرُست رہے گا، ریح (GAS)، قَبْض، موٹاپا، دل کے اَمراض اور دیگر کئی بیماریوں سے بھی اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم حِفاظت ہو گی۔

سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی **''بہارِ شریعت''** جلد 3 سے حصّہ **16** اور **120** صَفْحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** خرید فرمائیے اور پڑھئے۔ سُنّتیں سیکھنے کا ایک ذَرِیْعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جُوتے پہننے کے 7 آداب

﴿1﴾ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم: ''جُوتے بکثرت اِستِعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔'' (یعنی کم تھکتا ہے)[٩] **﴿2﴾** جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے

تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ **حِکایت:** کہتے ہیں کسی جگہ دعوت سے فارِغ ہو کر ایک صاحِب نے جوں ہی جوتا پہنا چیخ نکل گئی اور پاؤں سے خون نکلنے لگا! دراصل بات یہ ہوئی کہ کھانے کے دَوران کسی نے نوکدار ہڈی پھینکی تو وہ جوتے کے اندر چلی گئی اور پہننے والے نے جُوتے جھاڑے بغیر پہنے تو پاؤں زخمی ہوگیا ﴿3﴾ سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھا جوتا پہنے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتارے پھر سیدھا۔ **فرمانِ مصطفٰی** صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم: ''جب تم میں سے کوئی جُوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتِدا (یعنی شُروعات) کرے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے اِبتِدا کرے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اَوّل اور اُتارنے میں آخری رہے۔''[10] **نُزْھَۃُ الْقَارِی** میں ہے: مسجِد میں داخل ہوتے وَقْت حُکْم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجِد میں رکھے اور جب مسجِد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نِکالے۔ مسجِد کی حاضِری کے وَقْت اس (جوتے پہننے کی ترتیب والی) حدیث پر عمل دُشوار ہے۔ **اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اِس کا حَل یہ ارشاد فرمایا ہے: ''جب مسجِد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نِکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ اور جب مسجِد سے باہر ہوں تو اُلٹا پاؤں نِکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جُوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔''[11] حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جَوزی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جو شخص ہمیشہ جوتا پہنتے وَقْت سیدھے پاؤں سے اور اُتارتے وَقْت اُلٹے پاؤں سے پہل کرے وہ **تلّی کی بیماری** سے محفوظ رہے گا۔''[12] ﴿4﴾ مرد مَردانہ اور عورت زَنانہ (یعنی

لیڈیز) جُوتا استِعمال کرے ﴿5﴾ کسی نے حضرت بی بی عائِشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ ایک عورت (مَردوں کی طرح) جُوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَردانی (یعنی مرد کی مُشابہت کرنے والی) عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(۱۳) یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز (یعنی فرق) ہوتا ہے اِن میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔(۱٤) ﴿6﴾ جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ﴿7﴾ اِستعمال شُدہ جوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اَوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اُس کو سیدھا نہ کرنا)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”یارب! زیرِ سبز گُنبد بِٹھا“ کے اٹھارہ حُروف کی نسبت سے بیٹھنے کی 18 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذِکرُ اللہ اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پڑھے وہاں سے مُتفرِّق (یعنی جُدا جُدا) ہوگئے، انھوں نے نُقصان کیا اگر اللہ پاک چاہے عذاب دے اور چاہے تو بَخش دے(۱۵) ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ میں نے سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کعبہ شریف کے صِحْن میں اِحْتِبا (اِحْ۔تِ۔با) کی صورت میں تشریف فرما دیکھا(۱٦) ﴿3﴾ اِحْتِبا کا مطلب یہ

www.dawateislami.net

ہے کہ آدمی سُرین کے بَل بیٹھے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے۔ اس قسم کا بیٹھنا تواضُع (یعنی عاجِزی وانکسار) میں شُمار ہوتا ہے [۱۷] ﴿4﴾ اس دوران بلکہ جب بھی بیٹھیں پردے کی جگہوں کی کیفیَّت نَظَر نہیں آنی چاہئے، لہٰذا ''پردے میں پردہ'' کیلئے گُھٹنوں سے قدموں تک چادر ڈال لی جائے اگر کُرتا سنّت کے مُطابِق آدھی پنڈلی تک ہو تو اُس کے دامن سے بھی ''پردے میں پردہ'' کیا جا سکتا ہے ﴿5﴾ حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم جب نَمازِ فَجْر پڑھ لیتے چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج اچّھی طرح طُلُوع ہو جاتا [۱۸] ﴿6﴾ جامِع کراماتِ اولیاء جِلد اوّل کے صَفْحہ 67 پر ہے: امام یُوسُف نَبہانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی دو زانو (یعنی جس طرح نَماز میں اَلتَّحِیّات میں بیٹھتے ہیں اس طرح) بیٹھنے کی عادتِ کریمہ تھی ﴿7﴾ نَماز کے باہَر (یعنی عِلاوہ) بھی دو زانو بیٹھنا افضل ہے [۱۹] ﴿8﴾ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''مَجالِس (یعنی دوسروں کی موجودگی) میں سب سے مُکرَّم (یعنی عزّت والی) مجلس (یعنی بیٹھنا) وہ ہے جس میں قبلے کی طرف مُنہ کیا جائے'' [۲۰] ﴿9﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بِن عُمَر رضی اللہ عنہما اکثر قبلے کو مُنہ کر کے بیٹھتے تھے [۲۱] ﴿10﴾ مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دورانِ بیان و تدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قبلے کی طرف رکھیں تا کہ ان سے عِلْم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ قبلہ ہو سکے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حافِظ سَخاوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم قبلے کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم جنہیں عِلْم سکھا رہے ہیں یا وَعْظ فرما رہے ہیں اُن کا رُخ قبلے کی طرف

رہے (۲۲) ﴿11﴾ حُضُورِ انور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی کسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں کسی کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے، نہ اولاد کی طرف نہ اَزْواجِ پاک کی طرف نہ غُلاموں خادِموں کی طرف (۲۳) ﴿12﴾ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی اپنے اُستادِ محترم حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے مکانِ عالی شان کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے ان کے اِحترام کی وجہ سے، (حالانکہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے گھر مُبارَک اور اُستاذ محترم کی رہائش گاہ میں چند گلیوں کا فاصِلہ تھا) (۲٤) ﴿13﴾ آنے والے کیلئے سَرکنا (کِھسکنا) حدیث سے ثابِت ہے، "بہارِ شریعت" جِلد 3 صَفْحَہ 432 پر حدیث نمبر 6 ہے: ایک شخص رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) مسجِد میں تشریف فرما تھے، اس کے لیے حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اپنی جگہ سے سَرک گئے، اس نے عرض کیا، یا رسولَ اللہ! (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جگہ کُشادہ موجود ہے، (یعنی حضور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) آپ کو سَرکنے اور تکلیف فرمانے کی ضَرورت نہیں) ارشاد فرمایا: مُسلِم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے، اس کے لیے سرک جائے۔ (۲۵) ﴿14﴾ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اُس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اُٹھ جائے" (۲٦) ﴿15﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "پیر و اُستاذ کے بیٹھنے کی جگہ پر ان کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے" (۲۷) ﴿16﴾ جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں

www.dawateislami.net

تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وَہیں بیٹھ جائیں ﴿17﴾ جب بیٹھیں تو جوتے اتارلیں، آپ کے قدم آرام پائیں گے[۲۸] ﴿18﴾ مجلس (یعنی بیٹھک) سے فارغ ہو کر یہ دُعا تین بار پڑھ لیں تو خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خیر (یعنی اچھائی) پر مُہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے: "سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔"[۲۹] (ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ پاک! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

"مدینے کی حاضری" کے بارہ حُروف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کی 12 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔" ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ پاک پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔[۳۰] اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الکریم اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ پاک کی مدد شاملِ حال رہے گی ﴿2﴾ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ، وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ

www.dawateislami.net

وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔[1] (۳۱) دُعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سَلام کرے پھر بارگاہِ رِسالت میں سَلام عرض کرے اس کے بعد سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی ﴿3﴾ اپنے گھر میں آتے جاتے مَحارِم و مُحرَّمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سَلام کیجئے ﴿4﴾ اللہ پاک کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللّٰہ کہے بغیر جو گھر میں داخِل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ﴿5﴾ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ پاک کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (۳۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (۳۳) ﴿6﴾ جب کسی کے گھر میں داخِل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ ﴿7﴾ اگر داخِلے کی اِجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ﴿8﴾ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھے، کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے، مَثَلاً کہے: "محمد الیاس۔" نام بتانے کے بجائے اس موقع پر

مدینہ

[1] ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخِل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخِل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ پاک پر ہم نے بھروسا کیا۔

www.dawateislami.net

''مدینہ!''، ''میں ہوں!''، ''دروازہ کھولو'' وغیرہ کہنا سنّت نہیں ﴿9﴾ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کُھلتے ہی گھر کے اندر نَظَر نہ پڑے ﴿10﴾ کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکنی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ دوسروں کے گھروں میں نظر نہ پڑے ﴿11﴾ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہوسکتی ہے ﴿12﴾ واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہوسکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

''راہِ مدینہ کا مُسافر'' کے پندرہ حُروف کی نسبت سے پڑوسی کے بارے میں 15 سُنّتیں اور آداب

8 فرامینِ مصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ اللہ پاک نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بلا دُور فرما دیتا ہے۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی: وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ [۳۴]

ترجَمۂ کنزالایمان: ''اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہوجائے'' [۳۵]

﴿2﴾ اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیرخواہ ہو [۳۶] ﴿3﴾ وہ جنّت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اُس کی آفتوں سے اَمن میں نہیں ہے [۳۷] ﴿4﴾ وہ مومن

www.dawateislami.net

نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اُس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے[۳۸] یعنی کامل مومن نہیں ﴿5﴾ جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی[۳۹] ﴿6﴾ جبرئیل (علیہ السلام) مجھے پڑوسی کے مُتعلّق برابر وصیّت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گُمان (یعنی خیال) ہوا کہ پڑوسی کو وارِث بنا دیں گے[٤٠] ﴿7﴾ جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حُسْنِ سُلوک سے پیش آئے[٤١] ﴿8﴾ چالیس گھر پڑوسی ہیں۔[٤٢] حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِس سے چاروں طرف چالیس چالیس گھر مُراد ہیں۔[٤٣] ''نُزْہَۃُ الْقاری'' میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور مُعاملے سے سمجھتا ہے[٤٤] ﴿9﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سَلام کرنے میں پَہَل کرے، اُس سے طویل گُفتگو نہ کرے، اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پوچھ گچھ نہ کرے، وہ بیمار ہو تو اُس کی مِزاج پُرسی کرے، مُصیبت کے وَقْت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے، خوشی کے موقع پر اُسے مُبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہر کرے، اُس کی لغزِشوں سے درگزر کرے، چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے، وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جا رہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے، اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شِکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے، جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو

www.dawateislami.net

اُس کے گھر کی حفاظت سے غَفلت نہ بَرتے، اُس کے خِلاف کوئی بات نہ سُنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نِگاہوں کو پَسْت (یعنی نیچی) رکھے، اُس کے بچّوں سے نَرم گفتگو کرے، اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا عِلْم نہ ہو اُن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔[٤٥] ﴿10﴾ **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی: میرا پڑوسی مجھے اَذِیّت پہنچاتا ہے، مجھے گالیاں دیتا ہے اور مجھ پر سَخْتی کرتا ہے۔ فرمایا: اگر اس نے تمہارے بارے میں اللہ پاک کی نافرمانی کی ہے، تو تم اُس کے بارے میں اللہ پاک کی اطاعت کرو۔[٤٦] ﴿11﴾ **حِکایت:** ایک بزرگ کے گھر میں چُوہوں کی کثرت تھی، کسی نے عرض کی: حضرت! اگر آپ بلّی رکھ لیں تو اچّھا ہے۔ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ چُوہا بلّی کی آواز سن کر پڑوسی کے گھر میں چلا جائے اِس طرح میں اُس کے لیے وہ بات پسند کرنے والا ہو جاؤں گا جسے میں خود اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔[٤٧] ﴿12﴾ مَنْقُول ہے: فقیر پڑوسی قِیامت کے دن مال دار پڑوسی کا دامن پکڑ کر کہے گا: اے میرے رب! اِس سے پوچھ، اس نے مجھے اپنے حُسْنِ سُلوک سے کیوں محروم کیا اور مجھ پر اپنا دروازہ کیوں بند کیا؟[٤٨] ﴿13﴾ ایک شخص نے عرض کی، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم! فُلانی عورت کے مُتَعَلِّق ذِکْر کیا جاتا ہے کہ نَماز و روزہ وصَدَقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زَبان سے تکلیف پہنچاتی ہے، فرمایا: وہ جہنّم میں ہے۔ انھوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم! فُلانی عورت کی نسبت زیادہ ذِکْر کیا جاتا ہے کہ اس کے (نَفْل) روزہ وصَدَقہ ونَماز میں کمی ہے، وہ پنیر (CHEESE)

www.dawateislami.net

کے ٹکڑے صَدَقہ کرتی ہے اور اپنی زَبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی، فرمایا: وہ جنّت میں ہے[۴۹] ﴿14﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم: پڑوسی تین قسم کے ہیں: بعض کے تین حق ہیں بعض کے دو اور بعض کا ایک حق ہے، جو پڑوسی مُسلم اور رشتے دار ہو، اس کے تین حق ہیں: پڑوس کا حق اور حقِّ اسلام اور رشتے داری کا حق، پڑوسی مُسلم کے دو حق ہیں: پڑوس کا حق اور حقِّ اسلام اور پڑوسی کافر کا صِرف ایک، پڑوس کا حق ہے[۵۰] ﴿15﴾ **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُنا **بایزید بِسطامی** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا یہودی پڑوسی سَفَر میں گیا، اُس کے بال بچّے گھر میں رہ گئے، رات کو یہودی کا بچّہ روتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے پوچھا: بچّہ کیوں روتا ہے؟ یہودن بولی: گھر میں چَراغ نہیں ہے، بچّہ اندھیرے میں گھبراتا ہے۔ اُس دن سے آپ روزانہ چَراغ میں خوب تیل بھر کر روشن کر کے یہودی کے گھر بھیج دیا کرتے تھے۔ جب یہودی لوٹا تو اُس کی بیوی نے یہ واقعہ سُنایا۔ یہودی بولا: جس گھر میں بایزید کا چَراغ آگیا وہاں (کُفر کا) اندھیرا کیوں رہے! وہ سب مسلمان ہو گئے۔[۵۱]

"کرم یا رسولَ اللہ" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کی 13 سُنّتیں اور آداب

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قَبل **بِسْمِ اللہ** پڑھو اور فَراغت پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا کرو[۵۲] ﴿2﴾ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس

www.dawateislami.net

میں پھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔[۵۳] حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس مُنہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے (یعنی کچھ) ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔[۵۴] البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ﴿3﴾ پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰه پڑھ لیجئے ﴿4﴾ چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر (Liver) کی بیماری پیدا ہوتی ہے ﴿5﴾ پانی تین سانس میں پئیں ﴿6﴾ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پئیں ﴿7﴾ لوٹے وغیرہ سے وُضُو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضُو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔[۵۵] یہ دونوں پانی قِبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ﴿8﴾ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے[۵۶] ﴿9﴾ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہیے ﴿10﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر پینا شُروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے[۵۷] یہ ایک اچھا کام ہے نہ بھی کیا تو حَرَج نہیں اور شُروع میں بِسْمِ اللّٰه اور خَتْم پر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنے سے بھی سُنّت ادا

www.dawateislami.net

ہو جائے گی ﴿11﴾ **گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ** اِستِعمال ہونے کے باوُجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے ﴿12﴾ مَنْقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ۔ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے(۵۸) ﴿13﴾ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

”گدا بھی منتظِر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا“ کے بتّیس حُروف کی نسبت سے کھانے کی 32 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ **کھانا** صِرف لذّت (TASTE) کے لئے نہ کھایا جائے بلکہ کھاتے وَقت یہ **نِیّت** کر لیجئے: ”اللہ پاک کی عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں“ ﴿2﴾ بھوک سے کم کھانا چاہیے اور پوری بھوک بھر کر (یعنی بھوک بِالکل باقی نہ رہے اتنا) کھانا کھالینا مُباح ہے یعنی نہ ثواب ہے نہ گُناہ، کیونکہ اس کا بھی صَحیح مَقْصد ہو سکتا ہے کہ طاقت زیادہ ہو گی۔ اور **بھوک سے زیادہ کھالینا حرام ہے۔** زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ اتنا کھالینا جس سے پیٹ خراب ہونے کا غالِب گمان ہے، مَثَلاً دست آئیں گے اور طبیعت بدمزہ ہو جائے گی۔(۵۹) اِسی طرح تندرست آدمی کا ایسی غذا اِستعمال کرنا گُناہ ہے جس سے بیمار ہو جانے کا گُمانِ غالِب ہو یوں ہی مریض کا ایسی بد پرہیزی کرنا جس سے مرض بڑھ جانے کا ظنِّ غالِب ہو، مَثَلاً

www.dawateislami.net

تجربے سے ثابِت ہو ﴿3﴾ بھوک سے کم کھانا بے شُمار فوائد کا مجموعہ ہے کہ تقریباً 80 فیصد بیماریاں ڈَٹ کر یعنی خوب پیٹ بھر کر کھانے سے ہوتی ہیں۔ لہٰذا ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ روک لیجئے ﴿4﴾ اکثر دَسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے (مَثَلاً شِعْر یا کمپنی وغیرہ کا نام) ایسے دسترخوانوں کو اِستِعمال میں لانا، اُن پر کھانا کھانا نہ چاہیے[٦٠] ﴿5﴾ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا سنّت ہے[٦١] ﴿6﴾ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ”کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضُو کرنا (یعنی پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا) رِزْق میں کُشادگی کرتا اور شیطٰن کو دُور کرتا ہے“[٦٢] ﴿7﴾ کھانا کھانے کے موقع پر جوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ”جب تم کھانا کھانے لگو تو اپنے جوتے اُتار دو! کیونکہ یہ تمہارے قدموں کے لیے راحت (یعنی آرام) کا باعِث ہے“[٦٣] ﴿8﴾ کھاتے وَقْت اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا گھٹنا کھڑا رکھئے یا سُرین پر بیٹھ جائیے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے۔[٦٤] یا دونوں قدموں کی پُشْت پر دو زانو بیٹھئے[٦٥] ﴿9﴾ اسلامی بھائی ہو یا اسلامی بہن جب کھانے بیٹھیں تو چادر یا کُرتے کے دامن کے ذَرِیعے پردے میں پردہ ضَرور کریں ﴿10﴾ سالن یا چٹنی کی پیالی روٹی پر مت رکھئے[٦٦] ﴿11﴾ ننگے سَر کھانا اَدب کے خلاف ہے اور اس سے روزی میں تنگی ہوتی ہے ﴿12﴾ بائیں یعنی اُلٹے ہاتھ کو زمین پر ٹیک دیکر کھانا مکروہ ہے[٦٧] ﴿13﴾ مٹّی کے برتن میں کھانا اَفضل ہے کہ جو اپنے گھر میں مٹّی کے برتن بنواتا ہے فِرِشتے اُس گھر کی زِیارت کرنے آتے ہیں[٦٨] ﴿14﴾ دسترخوان پر

www.dawateislami.net

سبزی ہو تو فِرِشتے نازِل ہوتے ہیں۔[(٦٩)] ﴿15﴾ شُروع کرنے سے قَبْل یہ دُعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے یا پینے میں زَہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ الکریم اَثر نہیں کرے گا۔ دُعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔[1] ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے شُروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے[(٧١)] ﴿16﴾ اگر شُروع میں بِسْمِ اللّٰه پڑھنا بھول گئے تو دَورانِ طَعام یاد آنے پر اس طرح کہہ لیجئے: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ ترجمہ: ”اللہ پاک کے نام سے کھانے کی شُروعات اور اس کا خَتْم ہونا“ ﴿17﴾ اوّل آخر نمک کھائیے کہ سنّت ہے اور اِس سے 70 بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔[(٧٢)] اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نمکین کھانے کو نمک کے حُکْم میں لیا ہے[(٧٣)] ﴿18﴾ سیدھے ہاتھ سے کھائیے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، شیطان کا طریقہ ہے۔ اکثر اسلامی بھائی نوالہ تو سیدھے ہاتھ سے ہی کھاتے ہیں، مگر جب مُنہ کے نیچے اُلٹا ہاتھ رکھتے ہیں تو بعض دانے اُس میں گرتے ہیں اور وہ اُلٹے ہی ہاتھ سے مُنہ میں ڈال لیتے ہیں، اِسی طرح دَسترخوان پر گرے ہوئے دانے اُلٹے ہاتھ سے کھاتے ہیں، اُن کو چاہئے کہ وہ اُلٹے ہاتھ والے دانے سیدھے ہاتھ میں رکھ کر ہی مُنہ میں ڈالیں

مدینہ

[1] جس دُعا میں: ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کے بجائے ”وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ“ ہے، اس دُعا کی فضیلت ”ترمذی“ اور ”ابنِ ماجہ“ میں اس طرح ہے، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جو بندہ روزانہ صُبح و شام 3 مرتبہ یہ کلمات کہے: ”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ“ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔[(٧٠)]

www.dawateislami.net

﴿19﴾ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ میں روٹی لے کر دہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے نوالہ توڑنا **دفعِ تکبُّر** (یعنی تکبر دور ہونے) کیلئے ہے۔[۷۴] تنہا کھاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر تھال یا سالن کے برتن کے عین بیچ میں اوپر کر کے روٹی اور ڈبل روٹی وغیرہ توڑنے کی عادت بنایئے، اِس طرح روٹی کے ذرّات یا روٹی پر تِل ہوئے تو برتن ہی میں گریں گے ورنہ دسترخوان پر گر کر **ضائع** ہو سکتے ہیں ﴿20﴾ **تین** اُنگلیوں (یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے) سے کھانا کھایئے کہ یہ **سنّتِ اَنْبِیا** علیہم السلام ہے۔ اگر چاول کے دانے جُدا جُدا ہوں اور تین اُنگلیوں سے نوالہ بننا ممکن نہ ہو تو چار یا پانچ اُنگلیوں سے کھا لیجئے ﴿21﴾ **لُقمہ** چھوٹا لیجئے اور چپڑ چپڑ کی آواز پیدا نہ ہو اِس اِحتِیاط کے ساتھ اِس قدر چبایئے کہ مُنہ کی غِذا پتلی ہو جائے، یوں کرنے سے ہاضِم لُعاب (یعنی ہاضمے دار تھوک) بھی اچّھی طرح شامل ہو جائے گا۔ اگر اچّھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو ہضم کرنے کیلئے معدے کو تکلیف کرنی پڑے گی اور یوں طرح طرح کی بیماریوں کا سامنا ہو سکتا ہے لٰہذا **دانت** کا کام **آنت** سے مت لیجئے ﴿22﴾ ہر دو ایک لُقمے کے بعد "**یَا وَاجِدُ**" پڑھنے سے پیٹ میں نُور پیدا ہوتا اور بیماری دور ہوتی ہے ﴿23﴾ **فراغت** کے بعد پہلے بیچ کی پھر شہادت کی اُنگلی اور آخر میں اَنگوٹھا تین تین بار چاٹئے۔ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھانے کے بعد مُبارک اُنگلیوں کو **تین مرتبہ** چاٹتے۔[۷۵] (اگر تین بار چاٹ لینے کے بعد بھی اُنگلیوں پر غِذا کا اَثر باقی رہے تو مزید اتنی بار چاٹئے کہ غِذا کا اثر جاتا رہے۔) ﴿24﴾ **برتن** بھی چاٹ لیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعا کرتا

www.dawateislami.net

ہے اور کہتا ہے، **اللہ** پاک تجھے جہنّم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے **شیطان** سے آزاد کیا۔ (۷۶) اور ایک رِوایت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے **اِسْتِغفار** (یعنی مغفِرت کی دُعا) کرتا ہے (۷۷)

﴿25﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: جو (کھانے کے بعد) پیالے (یا رِکابی) کو چاٹے اور دھو کر پی لے اُسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور گرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھانا جنّت کی حوروں کا مَہر ہے (۷۸) ﴿26﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اُٹھا کر کھائے وہ فراخی (یعنی کشادگی) کے ساتھ زندگی گزارتا ہے اور اُس کی اولاد میں خیریت رہتی ہے (۷۹) ﴿27﴾ کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کیجئے ﴿28﴾ کھانے کے بعد اوّل آخر دُرود شریف کے ساتھ یہ **دُعا** پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ**۔ ترجمہ: ”**اللہ** پاک کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا“ ﴿29﴾ اگر کسی نے کھلایا ہو تو یہ **دُعا** بھی پڑھئے: **اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ**۔ ترجمہ: اے **اللہ** پاک! اُس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اُس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔ (۸۰) ﴿30﴾ کھانا کھانے کے بعد **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** اور **سُوْرَۃُ قُرَیْش** پڑھئے۔ (۸۱) ﴿31﴾ کھانے کے بعد ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھو کر پونچھ لیجئے ﴿32﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں: کھانے کے بعد وُضو (یعنی پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا) جُنون (یعنی پاگل پن) کو دُور رکھتا ہے۔ (۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

مہمان نوازی کی 30 سنّتیں اور آداب

آٹھ فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ "جو **اللہ** پاک اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ **مہمان** کا اِحترام کرے۔"(۸۳) **مُفسّرِ قراٰن** حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: **مہمان کا اِحترام** یہ ہے کہ اس سے خَندہ پیشانی (یعنی مُسکرا کر اچّھی طرح) سے ملے، اس کے لیے کھانے اور دوسری خدمات کا اِنتِظام کرے حتَّی الْاِمکان اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرے(۸٤) ﴿2﴾ جو **اللہ** پاک اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ **مہمان** کو ایذا نہ دے(۸۵) ﴿3﴾ جب کوئی **مہمان** کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ (یعنی گھر والے) کے گُناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے(۸٦) ﴿4﴾ جس نے نَماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، حج ادا کیا، رَمضان کے روزے رکھے اور **مہمان کی مہمان نوازی کی**، وہ جنّت میں داخِل ہوگا(۸۷) ﴿5﴾ جو شخص (باوُجُودِ قُدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں(۸۸) ﴿6﴾ آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے **مہمان** سے خدمت لے(۸۹) ﴿7﴾ سُنّت یہ ہے کہ آدمی **مہمان** کو دروازے تک رُخصت کرنے جائے(۹۰) ﴿8﴾ جس گھر میں کھایا جائے اس میں خیر و بَرَکت زیادہ تیزی سے آتی ہے بمقابلہ چُھری کے جو اُونٹ کے کوہان تک جائے۔(۹۱) **شَرحِ حدیث:** یعنی جس گھر میں مہمان، زائرین، مُلاقاتی لوگ کھانا کھاتے رہیں وہاں بَرَکت رہتی ہے، ورنہ خود گھر والے تو ہر گھر میں ہی کھاتے ہیں۔ اُونٹ کی کوہان میں ہڈّی نہیں ہوتی چربی ہی ہوتی ہے اسے چُھری بہت ہی جلد کاٹتی ہے اور اس کی تہہ تک پہنچ جاتی ہے اس لیے اس سے تشبیہ دی گئی۔

www.dawateislami.net

یعنی ایسے گھر میں خیر و بَرَکت بہت جلدی پہنچتی ہے۔(۹۲) ﴿9﴾ حضرتِ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم تو رشتے داروں کے ساتھ بہترین سُلُوک کرتے ہیں، مُسافروں کی **مہمان نوازی** کرتے ہیں اور حق و انصاف کی خاطِر سب کی مُصیبتوں اور مُشکلات میں کام آتے ہیں''(۹۳) ﴿10﴾ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! میں ایک شخص کے یہاں گیا، اُس نے میری مہمانی نہیں کی، اب وہ میرے یہاں آئے تو کیا میں اس سے بدلا لوں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔(۹۴) ﴿11﴾ حضرتِ سیِّدُنا عَطاء رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا جب کھانا کھانے کا وَقْت آتا اور کوئی ساتھ کھانے والا نہ ہوتا تو ایک یا دو دو میل تک اس کی تلاش میں نکل جاتے تھے کہ کوئی ساتھ کھانے والا مل جائے۔(۹۵) ﴿12﴾ حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب ''اَبُوالضِّیفان'' (یعنی بڑا مہمان نواز) مشہور تھا، ان کے مکان کے چار دروازے تھے اور وہ دیکھتے رہتے تھے کہ کس دروازے سے کوئی آنے والا آتا ہے۔(۹۶) ﴿13﴾ خادِمُ النَّبی حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس گھر میں مہمان نہیں آتا اُس میں رَحمت کے فِرِشتے نہیں آتے''(۹۷) ﴿14﴾ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارا **مہمان** وہ ہے جو ہم سے مُلاقات کے لیے باہر (یعنی دوسرے شہر یا مُلک) سے آئے خواہ اُس سے ہماری واقِفیَّت پہلے سے ہو یا نہ ہو، جو ہمارے لئے اپنے ہی محلّے یا اپنے شہر میں سے ہم سے ملنے آئے دو چار منٹ کے لئے وہ مُلاقاتی ہے مہمان نہیں۔

www.dawateislami.net

اس کی خاطِر (مثلاً اچّھی طرح ملنا، چائے پانی کرنا ہو) تو کرو مگر اس کی دعوت نہیں ہے اور جو ناواقِف شخص اپنے کام کے لئے ہمارے پاس آئے وہ مہمان نہیں جیسے حاکم یا مُفْتی کے پاس مُقدَّمے والے یا فتویٰ (لینے) والے آتے ہیں یہ حاکم (یا مفتی) کے مہمان نہیں(۹۸) ﴿15﴾ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مَصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے ﴿16﴾ بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 391 پر حدیث نمبر 14 ہے: ''جو شخص اللہ (پاک) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطرداری (یعنی آؤ بھگت) کرے، اپنے مقدور بھر (یعنی جہاں تک ممکن ہو) اس کے لیے تکلُّف کا (یعنی اہتمام کے ساتھ) کھانا تیار کرائے) اور ضِیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد تکلُّف نہ کرے بلکہ جو حاضِر ہو وہی پیش کردے) اور تین دن کے بعد صَدَقہ ہے، مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے (یعنی میزبان کو) حَرَج میں ڈال دے''(۹۹) ﴿17﴾ جب آپ کسی کے پاس بطورِ مہمان جائیں تو مُناسب ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ حسبِ حیثیّت میزبان یا اُس کے بچّوں کیلئے تُحفے لیتے جائیں ﴿18﴾ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچّھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ (۳) بغیر اجازتِ صاحِبِ خانہ (یعنی میزبان سے اجازت لئے بغیر) وہاں سے نہ اُٹھے اور (۴) جب وہاں سے جائے تو

www.dawateislami.net

اس کے لیے دُعا کرے[۱۰۰] ﴿19﴾ گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعاملے میں مہمان کسی قسم کی تنقید کرے نہ جُھوٹی تعریف ﴿20﴾ میزبان بھی مہمان کو جُھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا کہ ہمارا گھر کیسا لگا؟ یا کہا: ہمارا کھانا آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر پسند نہ ہونے کے باوُجُود مہمان مُرَوَّت میں گھر یا کھانے کی جُھوٹی تعریف کرے گا تو گُناہ گار ہوگا ﴿21﴾ میزبان اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ ''آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟'' کہ یہاں بھی جواباً جُھوٹ کا اندیشہ ہے کہ کم کھانے کی عادت یا پرہیزی یا کسی بھی وجہ سے کم کھانے کے باوُجُود اِصْرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو جُھوٹ موٹ کہنا پڑ جائے کہ ''میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے'' ﴿22﴾ بعض اوقات کھانے کے موقع پر مہمان پر ایک شخص مقرّر کر دیا جاتا ہے جو اپنے ہاتھ سے مہمان کی پلیٹ میں کھانا یا سالن، بوٹی وغیرہ ڈالتا رہتا ہے، مہمان کو اِس سے پریشانی ہو سکتی ہے، مَثَلاً وہ بوٹی کھانے سے بچنا چاہتا ہے اور میزبان کا آدمی بوٹیاں ڈالے جا رہا ہے ﴿23﴾ میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ ''اور کھاؤ'' مگر اس پر اِصْرار نہ کرے، کہ کہیں اِصْرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نُقصان دِہ ہو[۱۰۱] ﴿24﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ساتھی کم کھاتا ہو تو رَغْبت دلاتے ہوئے اُس سے کہے: کھائیے! لیکن تین بار سے زیادہ نہ کہا جائے کیوں کہ یہ ''اِصْرار'' کرنا اور حد سے بڑھنا ہوا[۱۰۲] ﴿25﴾ میزبان کو بِالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر

www.dawateislami.net

رہے (۱۰۳) ﴿26﴾ مہمانوں کے سامنے خادِم وغیرہ پر ناراض نہ ہو (۱۰۴) ﴿27﴾ میزبان کو چاہیے کہ مہمان کی خاطِرداری میں خود مشغول ہو، خادموں کے ذِمّے اس کو نہ چھوڑے کہ یہ (یعنی مہمان کی آوَ بھگت) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام کی سنّت ہے، (۱۰۵) جو شخص اپنے (مسلمان) بھائیوں کے ساتھ کھاتا ہے اُس سے (قیامت میں اُس کھانے کا) حساب نہ ہوگا (۱۰۶) ﴿28﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص کم خوراک ہو جب وہ لوگوں کے ساتھ کھائے تو کچھ دیر بعد کھانا شُروع کرے اور چھوٹے لُقمے اُٹھائے اور آہِستہ آہِستہ کھائے تا کہ آخر تک دوسرے لوگوں کا ساتھ دے سکے (۱۰۷) ﴿29﴾ اگر کسی نے اِس لئے جلدی سے ہاتھ روک لیا تا کہ لوگوں کے دلوں میں مقام پیدا ہو اور اِس کو بھوک سے کم کھانے والا تصوُّر کریں تو رِیاکار اور عذابِ نار کا حق دار ہے ﴿30﴾ اگر بھوک سے کچھ زیادہ اس لیے کھالیا کہ مہمان کے ساتھ کھا رہا ہے اور معلوم ہے کہ یہ ہاتھ روک دے گا تو مہمان شرما جائے گا اور سیر ہو کر نہ کھائے گا تو اس صورت میں بھی کچھ زیادہ کھالینے کی اجازت ہے جبکہ اتنی ہی زیادتی ہو جس سے مِعْدہ خراب ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ (۱۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

”قطعِ رِحمی حرام ہے“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے صِلۂ رِحمی کی 13 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ فرمانِ الٰہی: وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ (۱۰۹)

www.dawateislami.net

(ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور اللہ سے ڈرو، جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو) اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت ''تفسیرِ مَظْہری'' میں ہے: ''یعنی تم قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتے داروں سے تَعلّق توڑنے) سے بچو۔''(۱۱۰) 7 فرامینِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم : ﴿2﴾ جو اللہ پاک اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلۂ رِحْمی کرے(۱۱۱) ﴿3﴾ قِیامت کے دن اللہ پاک کے عرش کے سائے میں تین قسم کے لوگ ہوں گے، (ان میں سے ایک ہے) صِلۂ رِحْمی کرنے والا(۱۱۲) ﴿4﴾ رِشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا(۱۱۳) ﴿5﴾ لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قرانِ کریم کی تلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلۂ رِحْمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو(۱۱۴) ﴿6﴾ بے شک افضل ترین صَدَقہ وہ ہے جو دُشمنی چُھپانے والے رشتے دار پر کیا جائے(۱۱۵) ﴿7﴾ جس قوم میں قاطِعِ رِحْم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر اللہ پاک کی رَحْمت کا نُزُول نہیں ہوتا(۱۱۶) ﴿8﴾ جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلْم کرے یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطْعِ تَعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلّق) جوڑے(۱۱۷) ﴿9﴾ حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیْث سَمَرْقَنْدی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں، صِلۂ رِحْمی (یعنی رشتے داروں سے اچّھا سُلوک) کرنے کے 10 فائدے ہیں: اللہ کریم کی رِضا حاصِل ہوتی ہے، لوگوں کی خوشی کا سبب ہے، فِرِشتوں کو مَسَرَّت ہوتی ہے، مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے، شیطان کو اس سے رَنْج پہنچتا ہے، عُمْر بڑھتی ہے، رِزْق میں

www.dawateislami.net

بَرَکت ہوتی ہے، فوت ہوجانے والے آباء واَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں، آپَس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے، وفات کے بعد اس کے ثَواب میں اِضافہ ہوجاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حَق میں دُعائے خیر کرتے ہیں"[۱۱۸] ﴿10﴾ "بہارِ شریعت" جِلد 3 صَفْحَہ 558 تا 560 پر ہے: **صِلَۂ رِحْم** کے معنٰی **رِشتے کو جوڑنا** ہے یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک کرنا۔ ساری اُمّت کا اس پر اِتّفاق ہے کہ **صِلَۂ رِحْم** "واجِب" ہے اور قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتہ توڑنا) "حرام" ہے۔ جن رشتے والوں کے ساتھ صِلہ رِحْم واجب ہے وہ کون ہیں؟ بعض عُلَما نے فرمایا: وہ **ذُو رِحْم مَحرم** ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مُراد ذُو رِحْم ہیں، مَحرم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہر یہی قولِ دُوُم (یعنی دوسرا قول) ہے، **اَحادیث** میں مُطْلَقاً (یعنی بغیر کسی قید کے) رِشتے والوں کے ساتھ صِلہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قراٰنِ مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بلا قید) ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی رِشتے دار) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اِسی طرح) صِلۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تَفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُو رِحْم مَحرم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نَسْلی رشتہ ہونے کی وجہ سے نِکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیّہ رشتے والوں کا عَلٰی قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مُطابِق)[۱۱۹] ﴿11﴾ **صِلَۂ رِحْمی** (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلوک) کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تُحفہ (یعنی GIFT) دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت (یعنی اِمداد) دَرکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سَلام کرنا،

www.dawateislami.net

ان کی مُلاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا[۱۲۰] ﴿12﴾ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رِشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کر لے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔[۱۲۱] (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابطے کی ترکیب مُفید ہے) ﴿13﴾ صِلۂ رِحْمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدْلا بَدْلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلۂ رِحْم (یعنی اعلیٰ دَرَجے کا صِلۂ رِحْم) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعْتِنائی (بے۔ اِعْ۔ تے۔ نائی۔ یعنی بے پروائی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔[۱۲۲]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کی 11 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنّت ہے۔ (اسلامی بہنیں بھی اسلامی بہنوں نیز مَحارِم کو سلام کریں) ﴿2﴾ ”سَلام کرتے وَقْت دل میں یہ نِیّت ہو کہ جس کو سَلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے

www.dawateislami.net

کسی چیز میں دَخْل اندازی کرنا **حرام** جانتا ہوں[۱۲۳] ﴿3﴾ دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو، کسی کمرے وغیرہ میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو **ہر بار سلام** کرنا کارِثواب ہے ﴿4﴾ سَلام میں پَہَل کرنا **سُنّت** ہے ﴿5﴾ سَلام میں پَہَل کرنے والا **اللہ** کریم کا مُقرَّب (یعنی نزدیکی پانے والا بندہ) ہے ﴿6﴾ سَلام میں پَہَل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری (یعنی آزاد) ہے۔ جیسا کہ میرے مکی مَدَنی آقا، پیارے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بری ہے۔[۱۲۴] ﴿7﴾ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں[۱۲۵] ﴿8﴾ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم (یعنی تم پر سلامتی ہو) کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ (اور اللہ کی رَحمت ہو) بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہٗ (اور اس کی بَرَکتیں ہوں) شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سَلام کے ساتھ ''جنّتُ الْمقام اور دوزخُ الْحرام'' کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غَلَط طریقہ ہے اور یہ جملہ لُغۃً بھی غَلَط ہے۔ بلکہ بعض مَن چلے تو **مَعَاذَ اللہ** مذاقاً یہاں تک بک دیتے ہیں: ''آپ کے بچّے ہمارے غُلام۔'' **امام اَحمد رضا خان** رَحْمۃُ اللہِ علیہ ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اس پر زِیادَت (یعنی اِضافہ) نہیں۔ اُس (یعنی سَلام کرنے والے) نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہا تو یہ (جواب میں) وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہ کہے۔ اور اگر اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ

www.dawateislami.net

وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور اگر اُس نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اِتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادت (یعنی اِضافہ) **نہیں**۔ وَاللہ تعالٰی اَعلم ﴿9﴾ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ﴿10﴾ **سلام کا جواب فوراً** اور اتنی آواز سے دینا **واجِب** ہے کہ **سلام** کرنے والا سُن لے ﴿11﴾ **سلام** اور جوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرما لیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سن کر دوہرائیے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** (اَسْ۔سَلَا۔مُ۔عَلَیْ۔کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرائیے: **وَعَلَیْکُمُ السَّلَام** (وَ۔عَ۔لَیْ۔کُ۔مُسْ۔سَلَام)۔

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو
سلامتی کے طلب گار ہو سلام کرو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"ہاتھ ملانا سُنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کی 14 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ دو مسلمانوں کا بوقتِ مُلاقات دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں **ہاتھ ملانا سُنّت** ہے ﴿2﴾ ہاتھ ملانے سے پہلے **سلام** کیجئے ﴿3﴾ رُخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور (ساتھ میں) ہاتھ بھی مِلا سکتے ہیں ﴿4﴾ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت

دریافت کرتے ہیں تو **اللہ** پاک ان کے درمیان سو رَحمتیں نازِل فرماتا ہے جن میں سے **ننانوے رَحمتیں** زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں''[۱۲۶] ﴿5﴾ ہاتھ ملانے کے دَوران **دُرُود شریف** پڑھئے ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَاللہُ الکریم اگلے پچھلے گناہ بَخش دیئے جائیں گے ﴿6﴾ ہاتھ ملاتے وَقْت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: ''**یَغْفِرُاللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ**'' (یعنی **اللہ** پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) ﴿7﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَاللہُ الکریم **قبول** ہوگی اور ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفِرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَاللہُ الکریم ﴿8﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ﴿9﴾ مسلمان کو **سَلام** کرنے، **ہاتھ ملانے** بلکہ **مَحَبَّت** کے ساتھ اس کا **دیدار** کرنے سے بھی **ثواب** ملتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نَظَر سے دیکھے اور اُس کے دل میں عَداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جائیں گے''[۱۲۷] ﴿10﴾ جتنی بار مُلاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں ﴿11﴾ آج کل بعض لوگ دونوں طرف سے ایک ہاتھ ملاتے بلکہ صِرْف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ سب خِلافِ سُنّت ہے ﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ **چوم لینا** مَکْرُوہ ہے۔[۱۲۸] ہاں اگر کسی بُزُرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حُصُولِ بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو کراہت نہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصافَحہ کیا پھر بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ

www.dawateislami.net

چوم لیا تو مُمانعت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن ہستیوں میں سے ہو جن سے بَرَکت حاصل کی جاتی ہو[۱۲۹] ﴿13﴾ اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے (یا کسی بھی مَرد سے) ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گُناہ ہے[۱۳۰] ﴿14﴾ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقْت سُنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[۱۳۱]

”ایک چُپ ہزار سُکھ“ کے بارہ حُروف کی نسبت سے بات چیت کرنے کی 12 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ مُسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ﴿2﴾ مسلمانوں کی دِلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ شَفْقت بھرا اور بڑوں کے ساتھ اَدب والا لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ الکریم ثواب بھی ملے گا اور چھوٹے بڑے سب آپ کی عزّت کریں گے ﴿3﴾ چِلّا چِلّا کر بات کرنا سُنّت نہیں ﴿4﴾ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ چھوٹے بچّوں سے بھی آپ جناب سے گُفتگو کی عادت بنائیے، آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ الکریم عُمدہ ہوں گے اور بچّے بھی آداب سیکھیں گے ﴿5﴾ بات چیت کرتے وَقْت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچّھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے ﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سُنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شُروع کر دینا سنّت نہیں ﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے

www.dawateislami.net

بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا ﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے یعنی زور زور سے ہنسنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قُربت وصُحبت اِختیار کرو کیونکہ اسے حِکمت دی جاتی ہے''[۱۳۲] ﴿10﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم: **''جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔''**[۱۳۳] ''مِرآت شریف'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ گُفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱) خالِص مُضِر (یعنی مکمّل طور پر نُقصان دِہ) (۲) خالِص مُفید (۳) مُضِر (یعنی نُقصان دِہ) بھی مُفید بھی (٤) نہ مُضِر نہ مُفید۔ خالِص مُضِر (یعنی مکمّل نُقصان دِہ) سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے، خالِص مُفید کلام (بات) ضَرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مُفید بھی اس کے بولنے میں اِحتِیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام میں وَقْت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں (یعنی چار قسم کی باتوں) میں اِمتِیاز (یعنی فرق) کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے[۱۳٤] ﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مَقْصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے مِزاج اور اس کی نفسیات کے مُطابِق بات کی جائے ﴿12﴾ بدزَبانی اور بے حَیائی کی باتوں سے ہر وَقْت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے بچتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اِجازتِ شَرْعی گالی دینا حرامِ قَطْعی ہے[۱۳۵] اور بے حَیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اس شخص پر جنّت حرام

ہے جو فُحش گوئی سے کام لیتا ہے۔"[۱۳۶] فُحش بات کے معنیٰ یہ ہے: اَلتَّعْبِیْرُ عَنِ الْاُمُوْرِ الْمُسْتَقْبَحَۃِ بِالْعِبَارَاتِ الصَّرِیْحَۃِ یعنی شرمناک اُمور (مَثَلاً گندے اور بُرے مُعاملات) کا کُھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔[۱۳۷]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے چھینک کے مُتَعَلِّق 17 سُنّتیں اور آداب

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند[۱۳۸] ﴿2﴾ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: یَرْحَمُکَ اللّٰہ یعنی اللہ پاک تجھ پر رَحم فرمائے[۱۳۹] ﴿3﴾ چھینک کے وَقت سر جُھکائیے، مُنہ چُھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے[۱۴۰] ﴿4﴾ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ الْعرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے)[۱۴۱] بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال۔ کہے ﴿5﴾ سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللّٰہ۔ (یعنی اللہ پاک تجھ پر رَحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سُن لے۔[۱۴۲] ﴿6﴾ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ۔" (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔" (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال دُرُست کرے)[۱۴۳] ﴿7﴾ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال

www.dawateislami.net

کہے اور اپنی زَبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَاللّٰہُ الکریم دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(۱۴۴) ﴿8﴾ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتلا نہیں ہوگا۔(۱۴۵) ﴿9﴾ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے(۱۴۶) ﴿10﴾ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحب ہے(۱۴۷) ﴿11﴾ جواب اس صورت میں واجِب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں(۱۴۸) ﴿12﴾ خُطبے کے وَقْت کسی کو چھینک آئی تو سُننے والا اس کو جواب نہ دے(۱۴۹) ﴿13﴾ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہوگیا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں(۱۵۰) ﴿14﴾ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو سُننے والا اس کا جواب دے(۱۵۱) ﴿15﴾ نَماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وَقْت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے(۱۵۲) ﴿16﴾ آپ نَماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو آپ کی نَماز ٹوٹ گئی(۱۵۳) ﴿17﴾ کافِر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ (یعنی اللہ پاک تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔(۱۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

"اِثْمِد" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کی 4 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: "تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے" (۱۵۵) ﴿2﴾ پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل بَقَصدِ زینت (یعنی خوبصورتی کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت (یعنی خوبصورتی) مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں (۱۵۶) ﴿3﴾ سُرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کرنا سنّت ہے (۱۵۷) ﴿4﴾ سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں (۲) کبھی سیدھی آنکھ میں تین اور اُلٹی میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے (۱۵۸) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ **اے عاشِقانِ رسول!** تکریم (یعنی عزّت و بُزُرگی) کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سیدھی جانب سے شُروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی میں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

"کاش! جنّتُ البقیع ملے" کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سونے، جاگنے کی 15 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تا کہ کوئی موذی کیڑا وغیرہ ہو تو

www.dawateislami.net

نکل جائے ﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا۔ (۱۵۹)
ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)

﴿3﴾ عَصْر کے بعد نہ سوئیں عقل چلی جانے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جو شخص عَصْر کے بعد سوئے اور اس کی عَقْل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامت کرے'' (۱۶۰) ﴿4﴾ دوپہر کو قَیلُولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مُسْتَحَب ہے (۱۶۱) ﴿5﴾ دن کے اِبتِدائی حصّے میں سونا یا مغرِب وعِشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (۱۶۲) ﴿6﴾ سونے میں مُسْتَحَب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ﴿7﴾ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (۱۶۳) ﴿8﴾ سوتے وَقْت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اَعْمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا ﴿9﴾ سوتے وَقْت یادِ خُدا میں مشغول ہو تَہلیل و تَسبیح و تَحمید پڑھے ﴿یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ- سُبْحٰنَ اللہِ- اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا وِرْد کرتا رہے﴾ یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قِیامت کے دن اُسی پر اُٹھے گا (۱۶۴)

﴿10﴾ جاگنے کے بعد یہ دُعا پڑھئے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا، وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ'' (۱۶۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿11﴾ اُسی وَقْت اس کا پکّا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری وتقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں (۱۶۶) ﴿12﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عُمْر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمْر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عُمْر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَرْدوں

www.dawateislami.net

کے ساتھ بھی نہ سوئے [(۱۶۷)] ﴿13﴾ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِّ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے [(۱۶۸)] ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مسواک کیجئے ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سَعادت ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم: ''فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نَماز ہے۔'' [(۱۶۹)]

''گیسو رکھنا نبیِ پاک کی سُنّت ہے'' کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے زُلفوں اور سَر کے بالوں وغیرہ کی 22 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی مُبارَک زُلفیں کبھی نِصْف (یعنی آدھے) کان مُبارَک تک تو ﴿2﴾ کبھی کان مُبارَک کی لَو تک اور ﴿3﴾ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چومنے لگتیں [(۱۷۰)] ﴿4﴾ ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سُنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں ﴿5﴾ کندھوں کو چھونے کی حد تک زُلفیں بڑھانے والی سنّت کی ادائیگی عُموماً نَفْس پر زیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے مگر زندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سنّت ادا کر ہی لینی چاہئے، البتّہ یہ خیال رکھنا ضَروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچّھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی درازی (یعنی لمبائی) خوب نمایاں ہو جاتی ہے لہٰذا جن دنوں بڑھائیں ان دنوں غُسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے ﴿6﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عورتوں کی طرح

www.dawateislami.net

کندھوں سے نیچے بال رکھنا مَرد کیلئے **حرام** ہے[۱۷۱] ﴿7﴾ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ علیه فرماتے ہیں: مَرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صُوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹھے کر کے گدی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلافِ شَرع ہیں۔ **تَصَوُّف** بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللهُ علیه والہٖ وسلَّم کی پوری پَیروی کرنے اور خواہشاتِ نَفْس کو مٹانے کا نام ہے[۱۷۲] ﴿8﴾ عورت کا سر مُنڈوانا حرام ہے[۱۷۳] ﴿9﴾ عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اِس زمانے میں نَصرانی عورتوں نے کٹوانے شُروع کر دیے ناجائز و گُناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گُنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ) کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔[۱۷٤] چھوٹی بچیوں کے بال بھی مردانہ طرز پر نہ کٹوایئے، بچپن ہی سے ان کو زنانہ یعنی لمبے بال رکھنے کا ذِہن دیجئے ﴿10﴾ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ **سُنّت** کے خِلاف ہے ﴿11﴾ **سُنّت** یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے[۱۷۵] ﴿12﴾ مرد کو اِختیار ہے کہ سَر کے بال مُنڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے[۱۷٦] ﴿13﴾ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللهُ عَلَیهِ والہٖ وسلَّم سے دونوں چیزیں ثابِت ہیں۔ اگرچہ مُنڈانا صِرف اِحرام سے باہر ہونے کے وَقت ثابِت ہے۔ دیگر اَوقات میں مونڈانا ثابت نہیں[۱۷۷] ﴿14﴾ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیعے بالوں کو مخصوص

www.dawateislami.net

طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سُنّت نہیں ﴿15﴾ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔''(۱۷۸) یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے ﴿16﴾ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام نے سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا۔ عرض کی: اے رب! یہ کیا ہے؟ اللّٰہ پاک نے فرمایا: ''اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔'' عرض کی: اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔(۱۷۹) حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: آپ سے پہلے کسی نبی کی یا مونچھیں بڑھی نہیں یا بڑھیں اور انہوں نے تراشیں مگر ان کے دینوں میں مونچھ کاٹنا حکمِ شَرعی نہ تھا اب آپ کی وجہ سے یہ عمل سُنّتِ ابراہیمی ہوا(۱۸۰) ﴿17﴾ بَچّی (یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس) کے اَغَل بَغَل (یعنی آس پاس) کے بال مونڈانا یا اُکھیڑنا بدعت ہے(۱۸۱) ﴿18﴾ گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے(۱۸۲) یعنی جب سَر کے بال نہ مونڈائیں صِرف گردن ہی کے مونڈائیں جیسا کہ بہت سے لوگ خَط بنوانے میں گردن کے بال بھی مونڈاتے ہیں اور اگر پورے سَر کے بال مونڈا دیے تو اِس کے ساتھ گردن کے بال بھی مونڈا دیے جائیں(۱۸۳) ﴿19﴾ چار چیزوں کے مُتَعلِّق حکم یہ ہے کہ دَفْن کر دی جائیں، بال، ناخُن، حیض کا لَتّا (یعنی وہ کپڑا جس سے عورت حیض کا خون صاف کرے) خون(۱۸۴) ﴿20﴾ مَرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زَرد رنگ کر دینا مُستَحب ہے، اس کیلئے مہندی لگائی جاسکتی ہے ﴿21﴾ داڑھی یا سَر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کے

www.dawateislami.net

بقول اس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سَر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضِر یعنی نُقصان دِہ ہے۔ حکیم کی بات کی توثیق یوں ہوئی کہ ایک بار سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اُس نے بتایا کہ میں پیدائشی اندھا نہیں ہوں، افسوس کہ سَر میں کالی مہندی لگا کر سو گیا جب بیدار ہوا تو میری آنکھوں کا نُور جا چکا تھا! ﴿22﴾ مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خَط کے کَنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دِنوں میں ظاہِر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشش کر کے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نَظَر آتی ہو تھوڑی مہندی لگا لینی چاہیے۔

”شانِ امامِ اعظم ابو حنیفہ“ کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کی 19 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے مَحبوب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سَرِ اَقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مُبارک میں کنگھی کرتے اور اکثر سَر مُبارَک پر کپڑا (یعنی سَر بند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تَر ہو جاتا تھا۔(۱۸۵) معلوم ہوا ”سَر بند“ کا استِعمال سُنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ جب بھی سَر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سَر پر باندھ لیا کریں، اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم ٹوپی اور عمامہ شریف تیل کی آلودَگی سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کا برسہا برس سے

www.dawateislami.net

بہ نیّتِ سنّت ''سَربند'' استِعمال کرنے کا معمول ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارِض پہ لُٹاتے ہیں ستارے گیسو (۱۸۶)

《2》 **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا اِحتِرام کرے'' (۱۸۷) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (۱۸۸) سَر اور داڑھی کے بال صابُن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو ہو جاتی ہے خود کو اگرچہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ مُنہ، بالوں، بدن اور لِباس وغیرہ سے بدبو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اِس سے لوگوں اور فِرِشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ ہاں بدبو ہو مگر چُھپی ہوئی ہو جیسے بَغَل کی بدبُو تو اِس میں حَرَج نہیں 《3》 حضرتِ سیِّدُنا **نافع** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **حضرتِ** سیِّدُنا ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (۱۸۹) بالوں میں تیل کا بکثرت استِعمال خُصوصاً اہلِ علم حضرات کے لئے مُفید ہے کہ اِس سے سَر میں خُشکی نہیں ہوتی، دِماغ تَر اور حافِظہ قوی ہوتا ہے 《4》 **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنووں (یعنی اَبروؤں) سے شُروع کرے، اِس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے'' (۱۹۰) 《5》 مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب تیل استِعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سَرِ مُبارک پر لگاتے تھے (۱۹۱) 《6》 ''طَبَرانی'' کی رِوایت میں ہے: **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب داڑھی مُبارک کو تیل لگاتے تو ''عَنفَقَہ'' (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتِدا فرماتے (۱۹۲) 《7》 داڑھی میں کنگھی کرنا سُنّت ہے (۱۹۳)

www.dawateislami.net

﴿8﴾ بغیر بِسمِ اللّٰہ پڑھے تیل لگانا اور بال پَراگندہ (پَرا۔گن۔دہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنّت ہے ﴿9﴾ حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر بِسمِ اللّٰہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں [194] ﴿10﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مومن کے شیطان اور کافِر کے شیطان میں مُلاقات ہوئی، کافِر کا شیطان خوب موٹا تازہ اور اچھے لباس میں تھا۔ جبکہ مومن کا شیطان دُبلا پتلا، پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) بالوں والا اور برہنہ (بَ۔رَہ۔نہ یعنی ننگا) تھا۔ کافِر کے شیطان نے مومن کے شیطان سے پوچھا: آخر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو کھاتے پیتے وَقت بِسمِ اللّٰہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میں بھوکا و پیاسا رہ جاتا ہوں، جب تیل لگاتا ہے تو بِسمِ اللّٰہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میرے بال پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رہ جاتے ہیں۔ اِس پر کافِر کے شیطان نے کہا: میں تو اَیسے کے ساتھ ہوں جو ان کاموں میں کچھ بھی نہیں کرتا لہٰذا میں اس کے ساتھ کھانے پینے، لباس اور تیل لگانے میں شریک ہو جاتا ہوں [195] ﴿11﴾ تیل ڈالنے سے قبل ''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ'' پڑھ کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے اَبرو پر تیل لگایئے پھر اُلٹی کے، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے۔ اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے ﴿12﴾ تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبو کا بھپکا نکلتا ہے۔ سَرسوں کا تیل استِعمال کرنے

www.dawateislami.net

والے خاص خیال رکھیں۔لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سَر میں عُمدہ خوشبو دار تیل ڈالے،خوشبو دار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطْر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے،خوشبو دار تیل تیّار ہے۔سَر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابُن سے دھوتے رہئے ﴿13﴾ عورتوں کو لازِم ہے کہ کنگھی کرنے میں یا سَر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چُھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی ایسا شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہ ہو) کی نَظَر نہ پڑے[(١٩٦)] ﴿14﴾ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے مَنْع فرمایا۔[(١٩٧)] یہ نہی (یعنی مُمانعت مکروہِ) تنزیہی (تَن۔زِی۔ہی) ہے اور مقصد یہ ہے کہ مَرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے[(١٩٨)] امام مُناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے ضَرورت ہو وہ مُطْلَقاً روزانہ کنگھی کرسکتا ہے[(١٩٩)] ﴿15﴾ بارگاہِ رضویت میں ہونے والے سوال و جواب مُلاحظہ ہوں، **سوال:** کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟ **جواب:** کنگھے کے لیے شریعت میں کوئی خاص وَقْت مُقرّر نہیں ہے اِعتِدال (یعنی میانہ رَوی) کا حکم ہے، نہ تو یہ ہو کہ آدمی جِنّاتی شکل بنا رہے نہ یہ ہو کہ ہر وقت مانگ چوٹی میں گرفتار[(٢٠٠)] ﴿16﴾ کنگھی کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتِدا کیجئے چنانچہ اُمُّ الْمؤمِنین حضرت بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر کام میں دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے شُروع کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ جُوتا پہننے کنگھی کرنے اور طَہارت کرنے میں بھی۔[(٢٠١)] شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ بدرُ الدّین عینی حَنَفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیث

www.dawateislami.net

پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ تین چیزیں بطورِ مثال ارشاد فرمائی گئی ہیں، ورنہ ہر کام جو عزّت اور بُزُرگی رکھتا ہے اُسے سیدھی طرف سے شُروع کرنا مُستَحَب ہے جیسے مسجِد میں داخِل ہونا، لباس پہننا، مسواک کرنا، سُرمہ لگانا، ناخُن تراشنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اُتارنا، وُضو، غُسل کرنا اور بیتُ الخَلا سے باہر آنا وغیرہ اور جس کام میں یہ (یعنی بُزُرگی والی) بات نہیں جیسے مسجِد سے باہر آنے، بیتُ الخَلا میں داخِل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے اُتارتے وقت بائیں (یعنی اُلٹی) طرف سے ابتدا کرنا مُستَحَب ہے۔[۲۰۲] ﴿17﴾ نمازِ جمعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مُستَحَب ہے[۲۰۳] ﴿18﴾ روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا مکروہ نہیں مگر اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت (یعنی ایک مٹھی) داڑھی ہے تو یہ بغیر روزے کے بھی مکروہ ہے اور روزے میں بدرَجۂ اَولیٰ[۲۰۴] ﴿19﴾ میّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز و گُناہ ہے۔[۲۰۵] لوگ میّت کی داڑھی مونڈ ڈالتے ہیں یہ بھی ناجائز و گُناہ ہے۔ گناہ میّت پر نہیں بلکہ مونڈنے اور اِس کا حُکم کرنے والوں پر ہے۔

"مِسواک سرکارِ مدینہ کی سُنّت ہے" کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے مِسواک کی 22 سُنّتیں اور آداب

دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے[۲۰۶] ﴿2﴾ مِسواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رب تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے[۲۰۷] ﴿3﴾ حُضور نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر

www.dawateislami.net

رات کئی بار مسواک کرتے تھے، ہر بار سوتے وَقت بھی اور بیدار ہوتے وَقت بھی[۲۰۸] ﴿4﴾ بغیر اچّھی نیّت کے مسواک کرنے سے طِبّی فوائد حاصل ہوں گے مگر ثواب نہیں ملے گا۔ مَثَلاً وُضو کیلئے مسواک کرنا ہو تو یوں تین نیّتیں کر لیجئے: رِضائے الٰہی، سُنّت کی ادائیگی اور ذِکر و دُرُود کیلئے مُنہ کو پاکیزہ کرنے کی غرض سے مِسواک کروں گا ﴿5﴾ مَشائخ کرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلِمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلِمہ نصیب نہ ہوگا[۲۰۹] ﴿6﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، نَظَر تیز کرتی، بلغم (کف۔PHLEGM) دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو خَتْم کرتی، سُنّت کے موافِق ہے، فِرِشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور مِعْدہ دُرُست کرتی ہے[۲۱۰] ﴿7﴾ حِکایت: حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شبلی بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو ایک مرتبہ وُضو کے وَقت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اَشرفی) میں مِسواک خرید کر استِعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بہت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ پاک کے نزدیک مچھّر کے پَر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قیامت اللہ پاک نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ ''تو نے میرے پیارے حبیب کی سُنّت (مِسواک) کیوں تَرک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک)

www.dawateislami.net

مچھر کے پَر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سُنّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟"[۲۱۱] ﴿8﴾ سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقْل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے بچنا، مِسواک کرنا، نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے عِلْم پر عمل کرنا[۲۱۲] ﴿9﴾ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ﴿10﴾ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ﴿11﴾ مِسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ﴿12﴾ اِس کے ریشے نرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ﴿13﴾ مِسواک تازہ ہو تو بہتر ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نَرم کر لیجئے ﴿14﴾ مُناسب ہے کہ اِس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہیے ﴿15﴾ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ﴿16﴾ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ﴿17﴾ ہر بار دھو لیجئے ﴿18﴾ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ﴿19﴾ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ﴿20﴾ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ﴿21﴾ مِسواک وُضو کے اندر شامل نہیں یہ وُضو کی سنّتِ قَبلیہ (یعنی وُضو سے پہلے کی سُنّت) ہے البتّہ سُنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو[۲۱۳] ﴿22﴾ مِسواک جب ناقابلِ استِعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سُنّت ادا کرنے کا آلہ ہے، اِحتِیاط سے کسی جگہ

www.dawateislami.net

رکھ دیجئے یا دَفْن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"یارسولَ اللہ" کے دس حُروف کی نسبت سے ناخُن کاٹنے کی 10 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ جُمعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُسْتَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتِظار نہ کیجئے[۲۱۴] روایت میں ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن ترشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمعے تک بَلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن ترشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گُناہ جائیں گے[۲۱۵] ﴿2﴾ روایت میں آئے ہوئے ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھوٹی اُنگلی سمیت ناخُن کاٹ لیجئے مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹ لیجئے[۲۱۶] ﴿3﴾ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب روایت میں نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھوٹی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھوٹی اُنگلی سمیت ناخُن کاٹ لیجئے[۲۱۷] ﴿4﴾ جنابت کی حالَت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صُورت) میں ناخُن کاٹنا مَکْرُوہ (تنزیہی) ہے[۲۱۸] ﴿5﴾ دانت سے ناخُن کاٹنا مَکْرُوہ (تنزیہی) ہے اور اس سے بَرَص

www.dawateislami.net

(یعنی جسم پر سفید دھبّے) کے مَرَض کا اندیشہ ہے[۲۱۹] ﴿6﴾ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں[۲۲۰] ﴿7﴾ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلا یا غُسل خانے میں ڈال دینا مکرُوہ (تنزیہی) ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے[۲۲۱] ﴿8﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرَص (یعنی جسم پر سفید دھبّے) ہو جانے کا اندیشہ ہے البتّہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے اور کل 41 واں دن شُروع ہو جائے گا تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائِد ناخُن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 22 صَفْحَہ 574، 685 دیکھئے) ﴿9﴾ لمبے ناخُن شیطان کی نِشَسْت گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے[۲۲۲] ﴿10﴾ رات میں ناخُن کاٹنے میں حَرَج نہیں۔

حِکایت: امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے ہارون رشید نے رات میں ناخُن کاٹنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: جائز ہے۔ ہارون رشید نے کہا اس پر کیا دلیل ہے؟ فرمایا: حدیثِ پاک میں ہے: اَلْخَیْرُ لَا یُؤَخَّرُ یعنی بھلائی کے کام میں تاخیر نہ کی جائے۔[۲۲۳]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

”سُنّتوں بھرا لِباس پہنو“ کے ستَّرہ حُرُوف کی نسبت سے لِباس کے بارے میں 17 سُنّتیں اور آداب

تین فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے

www.dawateislami.net

سَتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو **بِسْمِ اللہِ** کہہ لے۔ (۲۲٤) حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ، **اللہ** (پاک) کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے (۲۲۵) ﴿2﴾ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا، وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَاقُوَّۃٍ**۔[1] تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے (۲۲٦) ﴿3﴾ جو باوُجُودِ قدرت زیب و زِینت کا (یعنی خوبصورت) لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے، **اللہ** پاک اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لِباس) پہنائے گا (۲۲۷) ﴿4﴾ مالدار اگر **اللہ** پاک کی نعمت کے اِظْہار کی نیّت سے شَرْعی خَرابی سے پاک عُمدہ لِباس پہنے تو ثواب کا حقدار ہے ﴿5﴾ **سرکارِ دوعالَم** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُبارَک لِباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (۲۲۸) ﴿6﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ”سب میں اچّھے وہ کپڑے جنھیں پہن کر تم خُدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو، سفید ہیں۔“ (۲۲۹) یعنی سفید کپڑوں میں نَماز پڑھنا اور مُردے کفنانا اچھا ہے (۲۳۰) ﴿7﴾ امام شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جو اپنا لباس صاف رکھے اُس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خوشبو لگائے اُس کی عَقْل میں اِضافہ ہوگا“ (۲۳۱) ﴿8﴾ لباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لباس حَرام کمائی سے حاصِل ہوا ہو، اس میں فَرض و نَفْل کوئی نَماز قبول نہیں ہوتی (۲۳۲) ﴿9﴾ رِوایت میں ہے: جس نے بیٹھ کر عِمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو **اللہ** پاک اُسے ایسے

مدینہ

[1] ترجمہ: تمام تعریفیں **اللہ** پاک کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوّت کے بغیر مجھے عطا کیا۔

www.dawateislami.net

مرض میں مُبتلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں۔[۲۳۳] **حضرتِ** سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین زَرنُوجی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: عمامہ بیٹھ کر باندھنا، یا پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا تنگدستی کے اسباب ہیں[۲۳٤] ﴿10﴾ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شُروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں[۲۳۵] ﴿11﴾ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شُروع کیجئے ﴿12﴾ ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحَہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو[۲۳٦] ﴿13﴾ سُنّت یہ ہے کہ مَرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے[۲۳۷] ﴿14﴾ مَرد مَردانہ اور عورت زَنانہ (یعنی لیڈیز) لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچّیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے (ورنہ پہنانے والے گنہگار ہوں گے) ہاں جو لباس مرد و عورت اور بچّہ اور بچّی دونوں میں پہنا جاتا ہو اور اس میں کوئی شَرعی خرابی نہ ہو تو دونوں پہن سکتے ہیں ﴿15﴾ ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ''عورت'' ہے، یعنی اس کا چُھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔[۲۳۸] اس زمانے میں بُہتیرے (یعنی بہت سے لوگ) ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصّہ کُھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح

www.dawateislami.net

چُھپا ہو کہ جلد (یعنی SKIN) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ **حرام** ہے اور نَماز میں چوتھائی کی مِقدار کھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی (۲۳۹) اِحْرام والے کو اِس میں سَخْت اِحتِیاط کی ضَرورت ہے ﴿16﴾ آج کل بعض لوگ سرِ عام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نَظَر آتی ہیں یہ **حرام** ہے، ایسوں کے کُھلے گھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی **حرام** ہے۔ بِالْخُصوص کھیل کود کے میدان، ورزِش کرنے کے **مقامات اور ساحلِ** سَمُندر (BEACH) پر اِس طرح کے مَناظِر زیادہ ہوتے ہیں۔ لٰہذا ایسے مقامات پر جانے میں نَظَر کی حِفاظت کی سَخْت ضَرورت ہے ﴿17﴾ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ مَمنوع ہے۔ (۲۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”عمامہ شریف آقا کی سُنّتِ مُبارَکہ ہے“ کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے عمامے کی 25 سُنّتیں اور آداب

سات فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ عمامے کے ساتھ دو رَکْعت نَماز بغیر عمامے کی 70 رَکْعتوں سے اَفضل ہیں (۲۴۱) ﴿2﴾ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سَر پر دے گا اس پر قِیامت کے دن ایک نُور عطا کیا جائے گا (۲۴۲) ﴿3﴾ بے شک **اللہ** پاک اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جُمعے کے دن عمامے والوں پر (۲۴۳) ﴿4﴾ عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے (۲۴۴) ﴿5﴾ عمامے کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامے کے 70 جُمعوں کے برابر ہے (۲۴۵) ﴿6﴾ عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور

www.dawateislami.net

جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے[٢٤٦] ﴿7﴾ عمامہ باندھو تمہارا حِلْم بڑھے گا۔[٢٤٧]

شَرحِ حدیث: یعنی عمامہ باندھنے سے تمہارا حِلْم (یعنی قوّتِ برداشت) بڑھے گا اور تمہارا سینہ کُشادہ ہوگا کیونکہ ظاہری حُلیے کا اچّھا ہونا انسان کو سنجیدہ و باوَقار بناتا اور جذباتی پن اور گھٹیا حرکتوں سے بچاتا ہے[٢٤٨] ﴿8﴾ **"بہارِ شریعت"** جلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا اُلٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مُبتَلا ہو گا جس کی دوا نہیں (یعنی طبیبوں کو دوا کا عِلْم نہیں) ﴿9﴾ باندھنے سے پہلے رُک جایئے اور اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیجئے ورنہ ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا لہٰذا موقع کی مُناسبت سے یہ نیّتیں کر لیجئے کہ قبلہ رو کھڑے کھڑے رضائے الٰہی کیلئے سُنّت پر عمل کرتے ہوئے (اگر باندھتے وَقْت نَماز کی تیاری کر رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیجئے کہ) اور نَماز کیلئے زِینت حاصِل کرنے کیلئے عمامہ باندھ رہا ہوں ﴿10﴾ مُناسب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سَر کی سیدھی جانِب جائے[٢٤٩] ﴿11﴾ اللہ پاک کے آخری رسول صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے مُبارَک عمامے کا شملہ عُموماً پُشت (یعنی پیٹھ مبارک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانِب شملہ لٹکانا خِلافِ سُنّت ہے[٢٥٠] ﴿12﴾ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور ﴿13﴾ زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ[٢٥١] (بیچ کی انگلی کے سرے سے لے کر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ﴿14﴾ عمامہ قِبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[٢٥٢] **"مِرْاٰت شریف"** میں ہے:

www.dawateislami.net

﴿15﴾ عمامے میں سُنّت عِمامہ، کھڑے ہوکر باندھنا سُنّت ہے مسجِد میں باندھے یا کہیں اور[۲۵۳] ﴿16﴾ رومال یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اوراس کی بندِش گُنبد نُما ہو[۲۵۴] ﴿17﴾ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سَر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے[۲۵۵] ﴿18﴾ عمامے کو جب اَزسَرِ نَو (یعنی نئے سرے سے) باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی (یعنی فوراً) زمین پر نہ پھینک دے[۲۵۶] ﴿19﴾ اگر ضَرورتاً اتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گناہ مٹایا جائے گا۔[۲۵۷] **عمامے کے 6 طِبّی فوائد:** ﴿20﴾ ننگے سَر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست (ڈائریکٹ۔DIRECT) اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دماغ اور چہرہ بھی مُتأَثِّر ہوتا ہے اور صحّت کو نُقصان پہنچ سکتا ہے۔لہٰذا اِتّباعِ سُنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہانوں میں عافیت ہے ﴿21﴾ طِبّی تحقیق کے مُطابِق دردِ سَر کیلئے عمامہ شریف پہننا مُفید ہے ﴿22﴾ عمامہ شریف سے دماغ کو تقوِیَت (یعنی طاقت) ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے ﴿23﴾ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اَثَرات کم ہوتے ہیں ﴿24﴾ عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اَثَرات مثلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے ﴿25﴾ شملہ ''سَرسام'' کے مرض کے خطرات میں کمی لاتا ہے۔ دماغ کے وَرَم (یعنی سوجن) کے مرض کو سَرسام کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

"انگوٹھی کے ضروری احکام" کے اُنیس حُروف کی نسبت سے انگوٹھی کے بارے میں 19 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ مَرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا **حرام** ہے۔ سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا[۲۵۸] ﴿2﴾ نابالغ (یعنی بَہُت ہی چھوٹے) لڑکے کو (بھی) سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گُنہگار ہوگا، اسی طرح بچّوں (یعنی لڑکوں) کے ہاتھ پاؤں میں بِلاضَرورت مہندی لگانا **ناجائز** ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگاسکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گُنہگار ہوگی[۲۵۹] ﴿3﴾ **لوہے کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے**[۲۶۰] ﴿4﴾ مَرد کیلئے وُہی انگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے **ناجائز** ہے[۲۶۱] ﴿5﴾ بغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ﴿6﴾ حُرُوفِ مُقطّعات (مُ۔قَطْ۔طَ۔عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حُرُوفِ مُقطّعات والی انگوٹھی بغیر وُضو پہننا اور چھونا یا ہاتھ ملاتے وَقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضو چھوجانا جائز نہیں ﴿7﴾ اِسی طرح مَردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورتیں چھلّے پہن سکتی ہیں[۲۶۲] ﴿8﴾ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے اگرچِہ بے حاجتِ مُہر، (مگر) اس کا تَرک (یعنی جس کو اِسٹامپ

www.dawateislami.net

کی ضَرورت نہ ہو اُس کیلئے جائز انگوٹھی بھی نہ پہننا) **افضل** ہے اور (جن کو انگوٹھی سے اِسٹامپ لگانی ہو اُن کے لئے) مُہر کی غرض سے (پہننے میں) خالی جواز (یعنی صِرف جائز ہی) نہیں بلکہ **سُنّت** ہے، ہاں تکبُّر یا زَنانہ پن کا سِنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹیپ ٹاپ) یا اور کوئی غرضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں[۲۶۳] ﴿9﴾ عیدین میں انگوٹھی پہننا مُستَحَب ہے۔[۲۶۴] مگر مرد وہی جائز والی انگوٹھی پہنے ﴿10﴾ انگوٹھی اُنھیں کے لیے **سُنّت** ہے جن کو مُہر کرنے (یعنی اِسٹامپ STAMP یا SEAL لگانے) کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سلطان و قاضی اور عُلَما جو فتوے پر (انگوٹھی سے) مُہر کرتے (یعنی اِسٹامپ یا سیل لگاتے) ہیں، ان کے علاوہ دوسروں کے لیے جن کو مُہر کرنے کی حاجت نہ ہو **سُنّت** نہیں البتّہ پہننا جائز ہے۔[۲۶۵] آج کل انگوٹھی سے مُہر کرنے کا رَواج نہیں رہا، بلکہ اس کام کے لئے ''اِسٹامپ'' بنوائی جاتی ہے، لہٰذا جن کو مُہر نہ لگانی ہو اُن قاضی وغیرہ کے لئے بھی انگوٹھی پہننا **سُنّت** نہ رہا ﴿11﴾ مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت نگینہ ہاتھ کی پُشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے[۲۶۶] ﴿12﴾ چاندی کا چھلّا خاص لِباسِ زَنان (یعنی عورَتوں کا پہناوا) ہے مُردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز و گُناہ ہے)[۲۶۷] ﴿13﴾ عورَت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے، اِس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ﴿14﴾ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مَرد و عورت کسی کو بھی) مُمانعت نہیں[۲۶۸] ﴿15﴾ دونوں میں سے کسی بھی ایک

www.dawateislami.net

ہاتھ میں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی اُنگلی میں پہنی جائے[۲۶۹] ﴿16﴾ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مَرد کو پہننا ناجائز و گُناہ ہے اسی طرح ﴿17﴾ مدینے شریف یا اجمیر شریف کے چاندی یا کسی بھی دھات (METAL) کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ﴿18﴾ بواسیر و دیگر بیماریوں کیلئے دم کئے ہوئے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے بھی مَردوں کے لئے جائز نہیں ﴿19﴾ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (METAL CHAIN) پہنی ہے تو ابھی اُتار کر توبہ کر لیجئے اور آیِندہ نہ پہننے کا عَزم کیجئے۔

"بچّے کا عقیقہ کرنا سُنّتِ مبارَکہ ہے" کے پچّیس حُرُوف کی نسبت سے عقیقے کی 25 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ **فرمانِ مصطفےٰ** صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم: ''لڑکا اپنے عقیقے میں گِروی ہے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذَبح کیا جائے اور اُس کا نام رکھا جائے اور سر مُونڈا جائے۔''[۲۷۰] گِروی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اُس سے پورا نَفْع حاصِل نہ ہوگا جب تک **عقیقہ** نہ کیا جائے اور بعض (مُحَدِّثین) نے کہا بچّے کی سَلامتی اور اُس کی نَشو ونَما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچھے اَوصاف (یعنی عُمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابستہ ہیں[۲۷۱] ﴿2﴾ بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں[۲۷۲] ﴿3﴾ جب بچّہ پیدا ہو تو مُستَحَب یہ ہے کہ اُس کے کان میں اَذان واِقامت کہی جائے۔ اَذان کہنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم بلائیں دُور ہو جائیں گی ﴿4﴾ بہتر

www.dawateislami.net

یہ ہے کہ دہنے (یعنی سیدھے) کان میں چار مرتبہ اَذان اور بائیں (یعنی اُلٹے) میں تین مرتبہ اِقامت کہی جائے ﴿5﴾ بَہُت لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اَذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے۔ یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اَذان و اِقامت کہی جائے ﴿6﴾ ساتویں دن اُس کا نام رکھا جائے اور اُس کا سَر مونڈا جائے اور سَر مونڈنے کے وَقت عقیقہ کیا جائے۔ اور بالوں کو وَزْن کر کے اُتنی چاندی یا سونا صَدَقہ کیا جائے (۲۷۳) ﴿7﴾ لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذَبْح کی جائے یعنی لڑکے میں نَر جانور اور لڑکی میں مادہ مُناسب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقے میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں (۲۷٤) ﴿8﴾ (بیٹے کیلئے دو کی) اِستِطاعت (یعنی طاقت) نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے (۲۷۵) ﴿9﴾ قُربانی کے اُونٹ وغیرہ میں بھی عقیقے کی شرکت ہو سکتی ہے ﴿10﴾ عقیقہ فرض یا واجِب نہیں ہے صِرْف سنّتِ مُسْتَحَبَّہ (مُسْ۔ تَ۔ حَبْ۔ بَہ) ہے، (اگر گُنجائش ہو تو ضَرور کرنا چاہیے، نہ کرے تو گُناہ نہیں البتہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سودی قرضہ لے کر عقیقہ کرے (۲۷٦) ﴿11﴾ بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ ہاں جس بچّے نے عقیقے کا وَقْت پایا یعنی سات دن کا ہو گیا اور بِلا عُذْر باوَصفِ اِستِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجود) اُس کا عقیقہ نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرنے پائے گا (۲۷۷) ﴿12﴾ عقیقہ وِلادت (BIRTH) کے ساتویں روز سُنّت ہے

www.dawateislami.net

اور یہی افضل ہے، ورنہ چودھویں، ورنہ اِکیسویں دن۔[۲۷۸] اور اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں، سُنّت ادا ہو جائے گی[۲۷۹] ﴿13﴾ جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو وہ جوانی، بُڑھاپے میں بھی اپنا عقیقہ کرسکتا ہے[۲۸۰] جیسا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اعلانِ نُبوَّت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا[۲۸۱] ﴿14﴾ بعض (عُلَمائے کِرام) نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اِکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہوا اُس دن کو یاد رکھیں اُس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں ہوگا، مثلاً جُمعہ کو پیدا ہوا تو (زندگی کی ہر) جُمعرات (اُس کا) ساتواں دن ہے۔[۲۸۲] اگر وِلادت کا دن یاد نہ ہو تو جب چاہیں کرلیجئے ﴿15﴾ بچّے کا سَر مونڈنے کے بعد سَر پر زعفران پیس کر لگا دینا بہتر ہے[۲۸۳] ﴿16﴾ بہتر یہ ہے کہ عقیقے کے جانور کی ہڈّی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈّیوں پر سے گوشْت اُتار لیا جائے یہ بچّے کی سَلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈّی توڑ کر گوشْت بنایا جائے اِس میں بھی حَرَج نہیں۔ گوشْت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچّے کے اَخلاق اچّھے ہونے کی فال ہے۔[۲۸۴] ﴿17﴾ **میٹھا گوشْت بنانے کے دو طریقے:** ﴿1﴾ ایک کلو گوشت، آدھا کلو میٹھا دَہی، سات دانے چھوٹی الائچی، 50 گرام بادام، حسبِ ضَرورت گھی یا تیل سب ملا کر پکا لیجئے، پکنے کے بعد ضَرورت کے مُطابِق چاشنی ڈالئے۔ زِینت (یعنی خوبصورتی) کیلئے گاجر کے باریک ریشے بنا کر نیز کشمش وغیرہ بھی ڈالے جاسکتے ہیں ﴿2﴾ ایک کلو گوشْت میں آدھا کلو چقندر ڈال کر حسبِ معمول پکا لیجئے ﴿18﴾ عوام میں یہ بہُت مشہور ہے

www.dawateislami.net

کہ عقیقے کا گوشت بچّے کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں یہ محض غَلَط ہے اس کا کوئی ثُبوت نہیں[(۲۸۵)] ﴿19﴾ اس کی کھال کا وُہی حکم ہے جو قُربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صَرف (یعنی استِعمال) میں لائے یا مَساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجِد یا مدرَسے میں صَرف کرے[(۲۸۶)] ﴿20﴾ عقیقے کا جانور اُنھیں شرائِط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قُربانی کے لیے ہوتا ہے۔ اُس کا گوشت فُقَرا اور عزیز و قریب دوست و اَحْباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بَطورِ ضِیافت و دعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں[(۲۸۷)] ﴿21﴾ (عقیقے کا گوشت) چیل، کوّوں کو کھلانا کوئی معنٰی نہیں رکھتا، یہ (یعنی چیل، کوّے) فاسِق ہیں[(۲۸۸)] ﴿22﴾ عقیقہ شُکرِ وِلادت ہے لہٰذا مرنے کے بعد عقیقہ نہیں ہوسکتا ﴿23﴾ لڑکے کے عقیقے میں کہ (اگر) باپ ذَبْح کرے دُعا یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ فُلَانٍ، دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ، وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ، وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ، بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر۔

فُلان کی جگہ بیٹے کا جو نام رکھتا ہو لے بیٹی ہو تو دونوں جگہ اِبْنِیْ کی جگہ بِنْتِی اور پانچوں جگہ "ہٖ" کی جگہ "ھا" کہے اور دوسرا شخص ذَبْح کرے تو دونوں جگہ اِبْنِیْ فُلَان یا بِنْتِی فُلَان کی جگہ فُلَان اِبْنِ فُلَان یا فُلَانَہ بِنْتِ فُلَان کہے۔ بچّے کی اُس کے باپ اور لڑکی کی اُس کی ماں کی طرف نِسبت کرے[(۲۸۹)] ﴿24﴾ اگر دُعا یاد نہ ہو تو بغیر دُعا پڑھے دل میں یہ خیال کر کے کہ فُلاں لڑکے یا فُلانی لڑکی کا عقیقہ ہے، بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ کر ذَبْح کر دے **عقیقہ** ہو جائے گا، عقیقے کے لئے دُعا پڑھنا ضَروری نہیں[(۲۹۰)] ﴿25﴾ آج کل عُموماً عقیقے کے لیے دعوت کا اِہتمام کر کے عزیز

www.dawateislami.net

وَاَقارِب کو بُلایا جاتا ہے جو کہ اچّھا عمل ہے اور شرکت کرنے والے بچّے کے لیے تُحفے لاتے ہیں یہ بھی عُمدہ کام ہے۔ البتّہ یہاں کچھ تفصیل ہے: اگر مہمان کچھ تُحفہ نہ لائے تو بعض اوقات میزبان یا اُس کے گھر والے مہمان کی بُرائی کرنے کے گُناہوں میں پڑتے ہیں، تو جہاں یقینی طور پر یا ظنِّ غالب سے ایسی صورتِ حال ہو وہاں مہمان کو چاہئے کہ بغیر مجبوری کے نہ جائے، ضَرورتاً جائے اور تُحفہ لے جائے تو حَرَج نہیں، البتّہ میزبان نے اِس نیّت سے لیا کہ اگر مہمان تُحفہ نہ لاتا تو یہ یعنی میزبان اِس (مہمان) کی بُرائیاں کرتا یا بطورِ خاص نیّت تو نہیں مگر اِس (میزبان) کا ایسا بُرا مَعمول ہے تو جہاں اِسے (یعنی میزبان کو) غالب گُمان ہو کہ لانے والا اِسی طور پر یعنی (میزبان کے) شَر سے بچنے کیلئے لایا ہے تو اب لینے والا میزبان گُنہگار اور عذابِ نار کا حَق دار ہے اور یہ تُحفہ اِس کے حَق میں رِشوت ہے۔ ہاں اگر بُرائی بیان کرنے کی نیّت نہ ہو اور نہ اِس کا ایسا بُرا معمول ہو تو تُحفہ قَبول کرنے میں حَرَج نہیں۔

”نام محمد پیارا لگتا ہے“ کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے نام رکھنے کے بارے میں 18 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ **دو فرامینِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) اچّھوں کے نام پر نام رکھو (۲۹۱) (۲) قیامت کے دن تم کو تمہارے اور تمہارے باپوں کے نام سے پُکارا جائے گا لہٰذا اپنے اچّھے نام رکھو (۲۹۲)

﴿2﴾ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بچّے کا اچّھا نام رکھا جائے، ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنٰی نہیں یا ان کے بُرے

www.dawateislami.net

معنٰی ہیں ایسے ناموں سے اِحتِراز (یعنی پرہیز) کریں۔اَنبیائے کِرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اَسمائے طیِّبہ (یعنی پاک ناموں) اور صحابہ وتابعین وبُزُرگانِ دین (رِضْوانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، اُمّید ہے کہ ان کی بَرَکت بچّے کے شامِلِ حال ہو[٢٩٣] ﴿3﴾ بچّہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ اُس کی خِلْقت (یعنی بدن) تمام (یعنی مکمّل) ہو یا نا تمام (یعنی نامکمّل) بہرحال اس کا نام رکھا جائے اور قِیامت کے دن اُس کا حَشْر ہوگا (یعنی اُٹھایا جائے گا)[٢٩٤] معلوم ہوا جو بچّہ کچّا گر جائے اُس کا بھی نام رکھا جائے۔جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ الْمدینہ کے رسالے ”اولاد کے حُقُوق“ صَفْحَہ 17 پر ہے: نام رکھے یہاں تک کہ کچّے بچّے کا بھی جو کم دنوں کا گر جائے ورنہ اللہ پاک کے یہاں شاکی ہوگا۔(یعنی شِکایت کرے گا) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: کچّے بچّے کا نام رکھو کہ اللہ پاک اس کے ذَرِیعے تمہاری میزان (یعنی عمل کے ترازو) کو بھاری کرے گا[٢٩٥] ﴿4﴾ ”محمد“ نام رکھنے کے بارے میں تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم:

﴿١﴾ جس کے لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری مَحَبَّت اور میرے نام سے بَرَکت حاصل کرنے کیلئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنّت میں جائیں گے[٢٩٦] ﴿٢﴾ روزِ قِیامت دو شخص اللہ پاک کے حُضُور کھڑے کئے جائیں گے، حکم ہوگا: انہیں جنّت میں لے جاؤ۔عرض کریں گے: الٰہی! ہم کس عمل پر جنّت کے قابل ہوئے؟ ہم نے تو جنّت کا کوئی کام کیا نہیں! فرمائے گا: جنّت میں جاؤ، میں نے حَلْف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا[٢٩٧] ﴿٣﴾ تم میں کسی کا کیا نُقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔[٢٩٨] یہ حدیثِ پاک نَقْل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے جو لکھا ہے اُس

www.dawateislami.net

کا خُلاصہ ہے: اِسی لئے میں نے اپنے سب بیٹوں، بھتیجوں کا عقیقے میں صِرْف **محمد** نام رکھا پھر نامِ مُبارک کے آداب کی حِفاظَت اور بچّوں کی پہچان ہو سکے اِس لئے عُرْف (یعنی پکارنے والے نام) جُدا مُقرّر کئے۔ **بِحَمْدِ اللّٰہِ پانچ محمد** اب بھی موجود ہیں جبکہ پانچ سے زائد اپنی راہ کو گئے یعنی وفات پا چکے ہیں۔ (۲۹۹) حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کا اپنا، والد صاحِب کا اور دادا جان کا مُبارَک نام محمد تھا یعنی **محمد بن محمد بن محمد**۔ حضرت اَیمن اَبُوالْبرکات بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ وہ عظیم ہستی ہیں جن کے سلسلۂ نَسَب میں **مسلسل 14 پُشتوں** تک باپ داداؤں کا نام **محمد** ہوا ہے۔ (۳۰۰) **﴿5﴾ محمد نام والے شخص کی بَرَکت**: مَروی ہے کچھ لوگ کسی معاملے میں مشورہ کرنے کیلئے جَمْع ہوں اور ان میں محمد نام کا کوئی شخص بھی ہو اور وہ اس سے مشورہ طَلَب نہ کریں تو انہیں اس کام میں کامیابی حاصِل نہیں ہوگی۔ (۳۰۱) **﴿6﴾ اولادِ نرینہ کیلئے عمل**: تابِعی بُزُرگ امام عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: جو چاہے کہ اس کی عورت کے حَمْل میں لڑکا ہو، اسے چاہئے اپنا ہاتھ (حامِلہ) عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے: ''اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام **محمد** رکھا۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم لڑکا ہی ہوگا (۳۰۲) **﴿7﴾** آج کل **مَعَاذَ اللّٰہ** نام بگاڑنے کی وَبا عام ہے اور **محمد** نام کا بگاڑنا تو بہت ہی سَخْت تکلیف دِہ ہے۔ لِہٰذا ہر مَرد کا نام **محمد** یا **احمد** رکھ لیجئے اور عُرْف یعنی پُکارنے کیلئے بُزُرگوں کے ناموں سے کوئی آسان تَلَفُّظ والا نام رکھ لیا جائے **﴿8﴾** جبریل یا مِیکائیل وغیرہ نام نہ رکھے۔ **فرمانِ مصطفٰی** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: فِرِشتوں کے نام پر نام نہ رکھو (۳۰۳) **﴿9﴾** محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد نام رکھنا حرام ہے (۳۰۴)

www.dawateislami.net

﴿10﴾ جب بھی نام رکھیں اُس کے معنٰی کسی سُنّی عالم سے پوچھ لیجئے، بُرے معنٰی والے نام نہ رکھئے مَثَلاً غفورُ الدّین کے معنٰی ہیں: دین کا مٹانے والا، یہ نام رکھنا سخت بُرا ہے۔ بُرے نام بُری تاثیر رکھتے ہیں چنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے بُرے ناموں کا سخت بُرا اثر پڑتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، بھلے چنگے سنی صورت کو آخر عُمر میں "دین پوش اور ناحَق کوش" (یعنی دین چُھپانے والا اور باطِل کیلئے کوشش کرنے والا) ہوتے پایا ہے (۳۰۵) ﴿11﴾ نام کے اَثَرات آیندہ نسل میں بھی آسکتے ہیں، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحَہ 601 پر حدیث نمبر 21 ہے: "صَحیح بُخاری" میں سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ عنہ سے مَروی کہتے ہیں: میرے دادا رسولِ کریم صَلَّی اللہُ علیہِ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حُضُور (صَلَّی اللہُ علیہِ والہٖ وسلَّم) نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے کہا: حُزْن۔ فرمایا: تم سَہْل ہو۔ یعنی اپنا نام "سَہْل" رکھو کہ اس کے معنٰی ہیں نرم اور "حُزْن" سخت کو کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے اُسے نہیں بدلوں گا۔ سعید بن مُسَیَّب کہتے ہیں: اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے (۳۰۶) ﴿12﴾ یٰسین یا طٰہٰ نام رکھنا منع ہے (۳۰۷)۔ محمد یٰسین نام بھی مت رکھئے۔ ہاں چاہیں تو غلام یٰسین اور غلام طٰہٰ نام رکھ لیجئے ﴿13﴾ بہارِ شریعت حصّہ 15 "عقیقے کا بیان" میں ہے: عبدُ اللّٰہ و عبدُ الرحمٰن بہُت اچھے نام ہیں مگر اس زمانے میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدُ الرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خُدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عبدُ الخالق کو خالق اور عبدُ المعبود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز

www.dawateislami.net

ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تَصْغِیر (تَص۔غِیر یعنی چھوٹا کرنے) کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حَقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تَصْغِیر (یعنی چھوٹائی) ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گُمان ہو کہ ناموں میں تَصْغِیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (۳۰۸) ﴿14﴾ جو نام بُرے ہوں ان کو بدل کر اچّھا نام رکھنا چاہیے کہ اپنی اُمّت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم بُرے نام کو (اچّھے نام سے) بدل دیا کرتے تھے۔ (۳۰۹) ایک خاتون کا نام ''عاصِیہ'' (یعنی گُنہگار) تھا، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے اس کے نام کو بدل کر جمیلہ رکھا (۳۱۰) ﴿15﴾ ایسے نام مَنْع ہیں جن میں اپنے مُنہ سے خود کو اچّھا بتانا یعنی اپنے ''مُنہ میاں مِٹّھو'' بننا پایا جائے۔ پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم آیت 32 میں ارشادِ الٰہی ہے: فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: ''تو آپ اپنی جانوں کو سُتھرا نہ بتاؤ۔'' اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ''فُصُولِ عِمادی'' کے حوالے سے لکھا ہے: کوئی اس نام کے ساتھ نام نہ رکھے جس میں تزکیہ یعنی اپنی بڑائی اور تعریف کا اِظْہار ہو۔ (۳۱۱) مُسلِم شریف میں ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے ''بَرَّہ'' (یعنی نیک بی بی) نامی عورت کا نام بدل کر ''زینب'' رکھا اور فرمایا: ''اپنی جانوں کو آپ (یعنی خود) اچھا نہ بتاؤ۔ اللہ پاک خوب جانتا ہے کہ تم میں نیکوکار کون ہے۔'' (۳۱۲) ﴿16﴾ ایسے نام رکھنا جائز نہیں جو غیر مسلموں کیلئے مخصوص ہوں۔ فتاوٰی رضویہ جلد 24 صَفْحہ 663 تا 664 پر ہے: ناموں کی ایک قسم کُفّار سے مُختص (یعنی مخصوص) ہے جیسے جِرجِس، پُطرُس اور یُوحنّا وغیرہ لہٰذا اس نَوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں

www.dawateislami.net

کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کُفّار سے مُشابہت پائی جاتی ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

﴿17﴾ غلام محمد اور احمد جان نام رکھنا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ غُلام یا جان وغیرہ لَفظ نہ بڑھایا جائے۔ تاکہ **محمد** اور **احمد** نام کے جو فضائل احادیث مُبارکہ میں وارِد ہیں وہ حاصل ہوں ﴿18﴾ غُلام رسول، غُلام صِدّیق، غُلام علی، غُلام حُسین، غُلام غوث، غُلام رضا نام رکھنا جائز ہے۔

"یارَبَّ المصطفٰی مکّہ و مدینہ کی زِیارت نصیب فرما" کے پینتیس حُرُوف کی نسبت سے سفر کی 35 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ شَرْعاً مُسافر وہ شخص ہے جو تین دن کے فاصِلے تک جانے کے اِرادے سے اپنے مقامِ اِقامت مَثَلاً شہر یا گاؤں سے باہر ہوگیا۔ خُشکی میں سَفَر پر تین دن کی مُسافت سے مُراد ساڑھے ستّاوَن میل (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا فاصِلہ ہے[٣١٣] ﴿2﴾ شَرعی سَفَر کرنے والے کے لیے ضَروری ہے کہ وہ سفر میں پیش آنے والے مسائل سیکھ چکا ہو۔ (مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "مُسافِر کی نَماز" کا مُطالَعہ مُفید ہے) ﴿3﴾ "بُخاری شریف" میں ہے: "رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غَزْوَۂ تَبُوک کے لئے جُمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جُمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے"[٣١٤] ﴿4﴾ جب سَفَر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جُمعرات یا ہفتے کو کرے[٣١٥] ﴿5﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رضی اللہ عنہ کو سَفَر میں اپنے ساتھیوں سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے یہ وِرْد پڑھنے کی تلقین فرمائی:

﴿١﴾ سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن ﴿٢﴾ سُوْرَۃُ النَّصْر ﴿٣﴾ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص ﴿٤﴾ سُوْرَۃُ الْفَلَق

www.dawateislami.net

﴿۵﴾ سُوْرَۃُ النَّاس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی ابتدا میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم اور سب سے آخر میں بھی ایک بار بِسۡمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے، (اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسۡمِ اللّٰہ شریف چھ بار) سیِّدُنا جُبَیر بِن مُطعِم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحِبِ مال تھا مگر جب سَفَر کرتا تو ساتھیوں سے خوش حالی میں کم ہو جاتا، بیان کی ہوئی سورتیں ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی بَرَکت سے واپَسی تک خوشحال اور دولت مَند رہتا[۳۱۶] ﴿6﴾ چلتے وَقْت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قُصُور مُعاف کرائے اور اب اُن پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کر دیں[۳۱۷] ﴿7﴾ لباسِ سَفَر پہن کر گھر میں چار رَکْعت نَفْل اَلْحَمْدُ و قُلْ (ھُوَ اللّٰہ کی پوری سورۃ) سے پڑھ کر باہر نکلے۔ وہ رَکْعتیں واپَس آنے تک اُس کے اَہل و مال کی نگہبانی کریں گی[۳۱۸] ﴿8﴾ دو رَکْعت بھی پڑھی جا سکتی ہیں، حدیثِ پاک میں ہے: ''کسی نے اپنے اَہل کے پاس اُن دو رَکْعتوں سے بہتر نہ چھوڑا، جو بوَقتِ ارادۂ سَفَر ان کے پاس پڑھیں''[۳۱۹] ﴿9﴾ سَفَر میں تین یا اِس سے زیادہ اسلامی بھائی ہوں تو ایک کو ''امیر'' بنالیں کہ سُنّت ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''جب سَفَر میں تین شخص ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنالیں''[۳۲۰] ﴿10﴾ اس (یعنی امیر بنانے) میں کاموں کا اِنتِظام رَہتا ہے، سردار (یعنی امیر) اُسے بنائیں جو خوش خُلْق (یعنی با اَخْلاق) عاقِل (یعنی عقلمند) دیندار ہو، سردار (یعنی امیر) کو چاہیے کہ رفیقوں (یعنی ساتھیوں) کے آرام کو اپنی آسائش (یعنی آرام) پر مُقدَّم رکھے (یعنی اپنے آرام کے بجائے ساتھیوں کے آرام کو زیادہ اہمیت دے)[۳۲۱] ﴿11﴾ آئینہ، سُرمہ، کنگھا، مِسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے[۳۲۲] ﴿12﴾ والدِ اعلیٰ حضرت، مولانا مفتی نقی علی خان

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: وہ جناب (یعنی نبیِ کریم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سفر میں ﴿۱﴾ مسواک اور ﴿۲﴾ سُرمہ دان اور ﴿۳﴾ آئینہ اور ﴿۴﴾ شانہ (یعنی کنگھا) اور ﴿۵﴾ قینچی اور ﴿۶﴾ سوئی ﴿۷﴾ دھاگا اپنے ساتھ رکھتے۔ (۳۲۳) ایک دوسری رِوایت میں ﴿۸﴾ ''تیل'' کے الفاظ (بھی) نَقْل ہوئے ہیں (۳۲۴) ﴿13﴾ ذِکْرُ اللہ سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا، نہ کہ (بُرے) شِعْر ولَغْوِیات (یعنی بے ہودہ باتوں) سے کہ شیطان ساتھ ہوگا (۳۲۵) ﴿14﴾ اگر دشمن یا ڈاکو کا خوف ہو تو سورۃ ''لِاِیْلٰفِ'' (پوری سورۃ) پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم ہر بلا سے اَمان ملے گی۔ یہ عمل مُجرّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے (۳۲۶) ﴿15﴾ سفر ہو یا حَضَر (یعنی قیام) جب بھی کسی غم یا پریشانی کا سامنا ہو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ [1] اور حَسْبُنَا اللہُ، وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ بکثرت پڑھیے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم مشکل آسان ہوگی ﴿16﴾ سفر کے دَوران چڑھائی پر چڑھتے ہوئے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' اور ڈھلوان سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللہ کا وِرْد کیجئے ﴿17﴾ اگر کوئی شخص سفر پر جا رہا ہو تو اس (مسافر) سے مُصافحہ کرے یعنی ہاتھ ملائے اور اُس کے لیے یہ دُعا مانگے: اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِيْنَكَ، وَاَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ [2] (۳۲۷)

﴿18﴾ مُقیم (یعنی جو مُسافر نہ ہو اُس) کے لیے مُسافر یہ دُعا پڑھے: اَسْتَوْدِعُكَ اللہَ الَّذِيْ لَا يُضِيْعُ وَدَائِعَهٗ۔ [3] (۳۲۸) ﴿19﴾ منزل پر (یعنی راستے میں جہاں بھی رکنا پڑے وہاں) اُترتے وَقْت یہ پڑھے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللہِ التَّآمَّاتِ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ [4]

---

[1] ترجمہ: گُناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوّت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ [2] ترجمہ: میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتمے کو اللہ پاک کے سپرد کرتا ہوں۔ [3] ترجمہ: میں تمہیں اللہ پاک کے سپرد کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں فرماتا۔ [4] ترجمہ: ''میں اللہ پاک کے کامل کلمات (یعنی جس میں کوئی نقص یا عیب نہ ہو) کے واسطے سے ساری مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (۳۲۹)

www.dawateislami.net

اِنْ شَآءَاللہُ الکریم ہر نقصان سے بچے گا (۳۳۰) ﴿20﴾ مُسافِر کی دُعا قبول ہوتی ہے، لہٰذا اپنے لیے، اپنے والدین، بال بچّوں اور عام مسلمانوں کیلئے دُعائیں کیجئے ﴿21﴾ سفر میں کوئی شخص بیمار ہو گیا یا بیہوش ہو گیا تو اُس کے ساتھ والے اُس مریض کی ضَروریات میں اُس کا مال بغیر اجازت خرچ کر سکتے ہیں (۳۳۱) ﴿22﴾ مُسافِر پر واجِب ہے کہ نَماز میں قصر (قَصْ۔ رْ) کرے یعنی چار رَکعت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکعتیں پوری نَماز ہے (۳۳۲) ﴿23﴾ مغرِب اور وِتر میں قصر نہیں ﴿24﴾ سُنّتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، خوف اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سُنّتیں مُعاف ہیں اور اَمن کی حالت میں پڑھی جائیں گی (۳۳۳) ﴿25﴾ کوشش کر کے ہوائی جہاز یا ریل یا بس وغیرہ میں ایسے وَقت سفر کیجئے کہ بیچ میں کوئی نَماز نہ آئے ﴿26﴾ سفر میں بھی سونے کے اَوقات میں ہر گز ایسی غفلت نہ ہو کہ مَعاذَاللہ نَماز قضا ہو جائے ﴿27﴾ دورانِ سفر بھی نَماز میں ہر گز کوتاہی نہ ہو، خُصوصاً ہوائی جہاز، ریل گاڑی اور لمبے روٹ کی بس میں نَماز کیلئے پہلے ہی سے وُضو تیار رکھے ﴿28﴾ راستے میں بس خراب ہو جائے تو ڈرائیور یا مالکانِ بس وغیرہ کو کوسنے اور بک بک کر کے اپنی آخرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبْر سے کام لیجئے اور جنّت کی طلب میں ذِکر و دُرود میں مشغول ہو جائیے۔ یِہی ٹرین یا فلائٹ لیٹ ہونے کی صورت میں کیجئے ﴿29﴾ ریل، بس وغیرہ میں دیگر مُسافِروں کے حقِ پڑوس کا خیال رکھتے ہوئے اُن کے ساتھ خوب حُسنِ سُلوک کیجئے، بے شک خود تکلیف اُٹھا لیجئے مگر اُن کو راحت پہنچائیے ﴿30﴾ بس وغیرہ میں چلّا کر باتیں کر کے اور زور سے قہقہے لگا

www.dawateislami.net

کر دوسرے مُسافروں کو اپنے آپ سے بدظن مت کیجئے ﴿31﴾ بِھیڑ کے موقع پر کسی ضَعیف و مریض مسلمان کو دیکھیں تو بہ نیّتِ ثواب اُس کو بس وغیرہ میں بَاِصرار اپنی نِشَسْت (Seat) پیش کر دیجئے ﴿32﴾ حَتَّی الْاِمْکان فلموں اور گانے باجوں سے پاک بس اور ویگن وغیرہ میں سَفَر کیجئے ﴿33﴾ سَفَر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تُحفہ لیتے آیئے کہ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''جب سَفَر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ھَدِیّہ (یعنی تُحفہ) لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔'' (٣٣٤) ﴿34﴾ شَرْعی سَفَر سے واپسی میں مکروہ وَقْت نہ ہو تو سب سے پہلے اپنی مسجِد میں اور جب گھر پہنچے تو گھر پر بھی دو رَکعت نَفْل پڑھئے ﴿35﴾ مُسافِر کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ (٣٣٥)

عِیادت کرنا نبیِ کریم کی پیاری پیاری سُنّت ہے" کے تینتیس حُرُوف کی نسبت سے عِیادت کی 33 سُنّتیں اور آداب

8 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ عُوْدُوا الْمَرِیْضَ ۔یعنی مریض کی عِیادت کرو (٣٣٦) ﴿2﴾ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کے لیے جاتا ہے تو اللہ پاک اُس پر پَچھتّر ہزار (75,000) فرِشتوں کا سایہ کرتا ہے اور اُس کے ہر قدم اُٹھانے پر اُس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم رکھنے پر اُس کا ایک گُناہ مٹاتا ہے اور ایک دَرَجہ بُلند فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائے، جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رَحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے اور اپنے گھر واپس آنے تک رَحمت اُسے ڈھانپے رہے گی (٣٣٧) ﴿3﴾ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک پُکارنے والا پُکارتا ہے:

www.dawateislami.net

تجھے بشارت (یعنی خوشخبری) ہو تیرا چلنا اچّھا ہے اور تو نے جنّت کی ایک منزل کو اپنا ٹھکانہ بنالیا [۳۳۸] ﴿4﴾ جو مسلمان کسی مسلمان کی **عِیادت** کے لیے صُبْح کو جائے تو شام تک اُس کے لیے ستّر ہزار (70000) فِرِشتے استِغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صُبْح تک ستّر ہزار (70000) فِرِشتے استِغفار کرتے ہیں اور اُس کے لیے جنّت میں ایک باغ ہوگا [۳۳۹] ﴿5﴾ جس نے اچّھے طریقے سے وُضو کیا پھر ثواب کی نیّت سے اپنے مسلمان بھائی کی **عِیادت** کی تو اسے جہنَّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کردیا جائے گا [۳٤۰] ﴿6﴾ جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دُعا کرے کہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی مانند ہے [۳٤۱] ﴿7﴾ مریض جب تک تندرُست نہ ہوجائے اس کی کوئی دُعا رَد نہیں ہوتی [۳٤۲] ﴿8﴾ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی **عیادت** کو جائے تو 7 بار یہ دُعا پڑھے: **اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ**[۱] اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شفا ہوجائے گی [۳٤۳] ﴿9﴾ **عِیادت کی تعریف:** لغوی معنٰی: بیمار کے پاس جاکر اُس کی مزاج پُرسی کرنا (یعنی طبیعت پوچھنا) [۳٤٤] ﴿10﴾ مریض کی **عِیادت** کرنا سنّت ہے۔ اگر معلوم ہے کہ **عِیادت** کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں **عِیادت** کیلئے مت جائیے [۳٤۵] ﴿11﴾ اگر مریض سے آپ کے دل میں ناراضی یا طبیعت کو اس سے مُناسبَت نہیں پھر بھی **عِیادت** کیجئے ﴿12﴾ اِتّباعِ سُنّت کی نیّت سے **عِیادت** کیجئے اگر محض اس لیے بیمار پُرسی (یعنی عِیادت) کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری عِیادت کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا

مــــــــدینــــــــہ

[۱]: ترجمہ: میں عَظَمت والے، عرشِ عظیم کے مالِک **اللہ** پاک سے تیرے لئے شِفا کا سُوال کرتا ہوں۔

www.dawateislami.net

﴿13﴾ کسی کی عِیادت کیلئے جائیں اور مَرَض کی سَخْتی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مَثَلاً تمہاری حالَت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالَت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ﴿14﴾ عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شخص کے سامنے موقع کی مُناسَبَت سے اپنے چِہرے پر رَنْج وغَم کی کیفیّت ظاہر کیجئے ﴿15﴾ بات چیت کا انداز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسْوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے! ﴿16﴾ مریض کے گھر والوں سے بھی اِظْہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ﴿17﴾ مریض کے پاس جا کر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کے لیے صِحّت و عافیت کی دُعا کیجئے ﴿18﴾ مصطفٰی جانِ رَحْمت صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَک عادت یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔[١] (٣٤٦) ﴿19﴾ مریض سے اپنے لیے دُعا کروائیے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی ﴿20﴾ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مریض کی پوری عِیادت یہ ہے کہ اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ (٣٤٧) ﴿21﴾ حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شَخْص کسی بیمار کی مزاج پُرسی کرنے جاوے تو اپنا ہاتھ اُس کی پیشانی پر رکھے پھر زبان سے یہ (یعنی آپ کی طبیعت کیسی ہے؟) کہے، اِس سے بیمار کو تسلّی ہوتی ہے، مگر بُہت دیر تک ہاتھ نہ رکھے رہے، یہ ہاتھ رکھنا اِظْہارِ مَحبَّت کے لیے ہے (٣٤٨) ﴿22﴾ اگر پیشانی پر ہاتھ رکھنے سے مریض کو تکلیف

مدینہ

[١]: ترجمہ: کوئی حَرَج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مَرَض (گُناہوں سے) پاک کرنے والا ہے۔

www.dawateislami.net

ہوتی ہو تو ہاتھ مت رکھئے، اور اگر مریض اَمرد (بلکہ غیرِ اَمرد بھی) ہو اور ہاتھ رکھنے سے **مَعَاذَاللہ** ''گندی لذّت'' آتی ہو تو ہاتھ رکھنا گُناہ ہے، اور اگر دیکھنے سے ایسا ہوتا ہو تو دیکھنا بھی حرام ہے ﴿23﴾ مریض کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں، بیماری کے فضائل اور **اللہ** پاک کی رَحمت کے تذکرے کیجئے تاکہ اس کا ذِہن ثوابِ آخرت کی طرف مائل ہو اور وہ شکوہ وشِکایت کے الفاظ زَبان پر نہ لائے ﴿24﴾ عِیادت کرتے ہوئے موقع کی مُناسَبَت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصُوصاً **نَماز** کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نَمازی بھی نَمازوں سے غافِل ہو جاتے ہیں ﴿25﴾ مریض کو **مَدَنی چینل** دیکھنے کی رغبت دلائیے اور اُس کی بَرَکتوں سے آگاہ کیجئے ﴿26﴾ مریض کو **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی اور خود سَفَر کے قابِل نہ ہو تو اپنی طرف سے گھر کے کسی فرد کو سَفَر کروانے کی ترغیب فرمائیے۔ اور مَدَنی قافِلوں کی وہ **مَدَنی بہاریں** سنائیے جن میں دُعاؤں کی بَرَکتوں سے مریض کو شِفائیں ملی ہیں ﴿27﴾ مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شور و غُل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہِش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احتِرام کیجئے ﴿28﴾ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مریض یا اُس کے نُمائندے سے ملتے ہیں تو کچھ نہ کچھ عِلاج بتاتے ہیں اور بعض تو مریض سے اِصرار کرتے ہیں کہ میں جو عِلاج بتا رہا ہوں وہ کر لو، فُلاں دوا لے لو، ٹھیک ہو جاؤ گے! مریض کو چاہئے کہ ہر کسی کا بتایا ہوا عِلاج نہ کرے، کہ ''نیم حکیم خَطرۂ جان،'' کسی کا بتایا ہوا عِلاج کرنے سے پہلے

www.dawateislami.net

اپنے طبیب سے مشورہ کر لے۔ خبردار! جو ماہر طبیب نہ ہونے کے باوجود مریضوں کے عِلاج میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں وہ گُنہگار ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اور نا اہل (یعنی جو ماہر طبیب نہ ہو اُس) کو اِس (یعنی علاج) میں ہاتھ ڈالنا حرام ہے اور اُس (یعنی علاج میں ہاتھ ڈالنے) کا ترک فرض[۳۴۹] ﴿29﴾ مریض کی عیادت کے موقع پر پھل یا بسکٹ وغیرہ تُحفے میں لانا عُمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عِیادت کے لیے آگئے، خالی ہاتھ بھی عِیادت کر لینی چاہئے کہ نہ کرنا ثواب سے مَحرومی کا باعث ہے ﴿30﴾ عِیادت کے لئے جاتے ہوئے بعض لوگ گُلدستے لے جاتے ہیں، یہ بھی جائز ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ جس کو دیا عُموماً اُس کو کام نہیں آتا، لہٰذا وہ چیز گِفٹ (GIFT) میں دی جائے جو کام آئے۔ مشورۃً عَرض ہے کہ گُلدستے کی جگہ یا اُس کے ساتھ جہاں مُناسب ہو وہاں مکتبۃُ المدینہ کے کچھ رَسائل لے جا کر مریض کو پیش کیجئے تاکہ وہ مُلاقاتیوں، (اور اگر اَسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تُحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ رسائل ہَدِیَّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائیں لیکن رسائل کا اِنتخاب سوچ سمجھ کر کریں ﴿31﴾ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے، کیونکہ عِیادت حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مُسلم ہے[۳۵۰] ﴿32﴾ مُرتَد اور کافرِ حَربی کی عِیادت جائز نہیں۔ (فی زمانہ دُنیا میں سارے کافِر حَربی ہیں) ﴿33﴾ بدمذہب جس کی بدمذہبی کُفر تک نہ پہنچی ہو اُس کی عِیادت کرنا مَنع ہے۔

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

”سفید کفن میں کفناؤ“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے کفن کی 16 سنّتیں اور آداب

6 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ جو میّت کو کفن دے تو اس کیلئے میّت کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔[۳۵۱] حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوِی رَحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصّے ”جو میّت کو کفن دے“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس نے اپنے مال سے میّت کے کفن کا انتظام کیا۔[۳۵۲] ﴿2﴾ جو میّت کو کفن دے اللہ پاک اسے جنّت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائے گا[۳۵۳] ﴿3﴾ جو کسی میّت کو نہلائے، کفن دے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نَماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چُھپائے وہ اپنے گُناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔[۳۵٤] اس حصّۂ حدیث ”ناقص بات“ سے مُراد یہ ہے کہ جو بات ظاہر کرنے کے قابل نہ ہو جیسے چہرے کا رنگ سیاہ ہو جانا۔ ﴿4﴾ اپنے مُردوں کو اچّھا کفن دو کیونکہ وہ اپنی قبروں میں آپس میں ملاقات کرتے اور (اچّھے کفن سے) تفاخُر کرتے (یعنی خوش ہوتے) ہیں[۳۵۵] ﴿5﴾ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے، تو اُسے اچّھا کفن دے[۳۵٦] ﴿6﴾ اپنے مُردوں کو سفید کفن دو۔[۳۵۷]

کفن پہنانے کی نیّت

﴿7﴾ کفن پہنانے کی نیّت: اللہ پاک کی رضا پانے کے لیے اور اپنی موت کے بعد خود کو پہنائے جانے والے کفن کو یاد کرتے ہوئے ادائے فرض کیلئے میّت کو سنّت کے مطابق کفن

www.dawateislami.net

پہناؤں گا ﴿8﴾ میّت کو کفن دینا ''فرضِ کِفایہ'' ہے[۳۵۸] یعنی کسی ایک کے دینے سے سب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہوگئے (یعنی سب کے سَر سے فرض اُتر گیا) ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور کفن نہ دیا وہ سب گُناہ گار رہوں گے۔

مسنون کفن

﴿9﴾ **مَرد کا کفن:** (۱) لِفافہ یعنی چادر (۲) اِزار یعنی تہبند (۳) قمیص یعنی کَفنی۔ **عورت** کیلئے ان تین کے ساتھ ساتھ مزید دو یہ ہیں: (٤) اَوڑھنی (۵) سینہ بند۔[۳۵۹] ﴿10﴾ جو نابالغ حدِّ شَہوت[۱] کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اِسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچّہ ہو۔[۳٦۱] ﴿11﴾ صِرف عُلَما و مَشائخ کو با عمامہ دَفن کیا جاسکتا ہے، عام لوگوں کی میِّت کو عمامے کے ساتھ دفنانا مَنْع ہے[۳٦۲] ﴿12﴾ مَرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زَعفران کی آمیزش (مِکس یعنی MIX) ہو، عورت کے لیے (زعفران ملی ہوئی خوشبو) جائز ہے۔[۳٦۳] ﴿13﴾ جس نے اِحرام باندھا (اور اِسی حالت میں وفات پائی) ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا مُنہ اور سَر کفن سے چُھپایا جائے۔[۳٦٤]

---

[۱] حدِّ شَہوت لڑکوں میں یہ کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رَغبت کرے اور لڑکی میں یہ کہ اسے دیکھ کر مَرد کو اس کی طرف میلان (یعنی خواہش) پیدا ہو اور اس کا اندازہ لڑکوں میں (سن ہجری کے حساب سے) بارہ سال اور لڑکیوں میں نو برس ہے۔[۳٦۰]

www.dawateislami.net

کفن کی تفصیل

﴿14﴾ ﴿۱﴾ لِفافہ (یعنی چادر): یعنی (یہ) میِّت کے قَد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں ﴿۲﴾ اِزار (یعنی تہبند): چوٹی (یعنی سَر کے شُروع) سے قدم تک یعنی لِفافے سے اِتنا چھوٹا جو بندش کیلئے زائد تھا ﴿۳﴾ قمیص (یعنی کفنی): گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک (یعنی چیرا ہوا) اور آستینیں نہ ہوں۔ مَرد و عورت کی کفنی میں فرق ہے، مَرد کی کفنی کندھوں پر چیریں اور عورت کیلئے سینے کی طرف ﴿٤﴾ اوڑھنی: تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز کی ہونی چاہیے ﴿۵﴾ سینہ بند: پِستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔(٣٦٥) عُموماً تیار کفن خرید لیا جاتا ہے اس کا میِّت کے قد کے مُطابِق مَسنُون سائز کا ہونا ضَروری نہیں، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اِتنا زیادہ ہو کہ اِسراف میں داخِل ہو جائے، لہٰذا اِحتیاط اِسی میں ہے کہ تھان میں سے حسبِ ضَرورت کپڑا کاٹا جائے۔ اگر تیار کفن لینا پڑا ہو تو زائد کپڑا کاٹ کر رکھ لیں، اگر یہ کفن میِّت کے مال سے لیا تھا تو زائد کپڑا وُرَثے میں تقسیم ہوگا ﴿15﴾ کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مَرد عیدین و جُمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔(٣٦٦)

کفن پہنانے کا طریقہ

﴿16﴾ غُسل دینے کے بعد آہِستہ سے بدن کسی پاک کپڑے سے پونچھ لیجئے تاکہ کَفَن تَر نہ ہو، کَفَن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دیجئے، اِس سے زیادہ نہیں، پھر اِس طرح بچھایئے

www.dawateislami.net

کہ پہلے "**لِفافہ**" یعنی بڑی چادر اِس پر "**تہبند**" اور اِس کے اوپر "**کَفنی**" رکھئے، اب میِّت کو اِس پر لِٹایئے اور **کَفنی** پہنایئے، اب سَر، داڑھی (اور داڑھی نہ ہو تو ٹھوڑی) اور بقیہ تمام جسم پر خوشبو مَلِئے، وہ اَعْضا جن پر سَجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگایئے۔ پھر **اِزار** یعنی تہبند لپیٹئے، پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے۔ پھر **لِفافہ** بھی اِسی طرح پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹئے تاکہ سیدھا اُوپر رہے۔ سَر اور پاؤں کی طرف باندھ دیجئے کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔ **عورت** کو "کَفنی" پہنا کر اُس کے بال دو حصّے کر کے کَفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیجئے اور **اوڑھنی** آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سَر پر لا کر مُنہ پر نِقاب کی طرح ڈال دیجئے کہ سینے پر رہے کہ اُس کا طول (یعنی لمبائی) آدھی پیٹھ سے سینے تک ہے اور عرض (یعنی چوڑائی) ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے پھر بدستور **اِزار و لِفافہ** لپیٹئے پھر سب کے اوپر **سینہ بند** پستان کے اُوپر سے ران تک لا کر باندھئے۔ (مزید تفصیلات کیلئے بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 817 تا 822 کا مُطالعہ فرمایئے)

"جنازہ باعثِ عبرت ہے" کے پندرہ حُروف کی نسبت سے جنازے کے بارے میں 15 سُنّتیں اور آداب

4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ جسے کسی جنازے کی خبر ملے وہ اہلِ میِّت کے پاس جا کر ان کی تعزیت کرے **اللہ** پاک اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھے، پھر اگر جنازے کے ساتھ جائے تو **اللہ** پاک دو قیراط اَجر لکھے، پھر اُس پر نَماز پڑھے تو تین قیراط، پھر دفن میں حاضر ہو تو

www.dawateislami.net

چار اور ہر قیراط کوہِ اُحُد (یعنی اُحد پہاڑ) کے برابر ہے[(۳۶۷)] ﴿2﴾ مسلمان کے مسلمان پر چھ حُقُوق ہیں، (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب فوت ہو جائے تو اُس کے جنازے میں شریک ہو[(۳۶۸)] ﴿3﴾ جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ پاک حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی[(۳۶۹)] ﴿4﴾ بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شُرکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائے گی[(۳۷۰)] ﴿5﴾ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! جس نے صرف تجھے راضی کرنے کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا، فِرِشتے اُس کے جنازے کے ساتھ چلیں گے اور میں اس کی مغفِرت کروں گا[(۳۷۱)] ﴿6﴾ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن اَنَس رضی اللہ عنہما کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا سُلُوک فرمایا؟ کہا: ایک کلمے کی وجہ سے بَخْش دیا جو حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے۔ (وہ کلمہ یہ ہے:) سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ۔[1] لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا، یہ کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ پاک نے مجھے بَخْش دیا[(۳۷۲)] ﴿7﴾ جنازے میں اللہ پاک کو راضی کرنے، نمازِ جنازہ کے فَرض کی ادائیگی، عبرت حاصِل کرنے، میِّت اور اس کے عزیزوں کی دلجوئی کرنے وغیرہ اچھی اچھی نیّتوں سے شرکت کرنی چاہیے ﴿8﴾ جنازے کے

مدینہ

[1]: یعنی وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

www.dawateislami.net

ساتھ جاتے ہوئے اپنی موت اور اچّھے بُرے خاتِمے کے بارے میں سوچتے رہیے کہ مرتے وَقْت نہ جانے میرا ایمان سَلامت رہے گا یا نہیں! آہ! جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، ایک دن مجھے بھی اِسی طرح لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے مَنوں مِٹّی تلے دَفْن کیا جانے والا ہے، میرے ساتھ بھی اِسی طرح ہونا ہے۔ اِس طرح غور و فکر کرنا عبادت و کارِ ثواب ہے **﴿9﴾ جنازے کو کندھا دینا ثواب کا کام ہے،** نبیِ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن مُعاذ رضی اللّٰہ عنہ کا **جنازہ** اٹھایا تھا[۳۷۳] **﴿10﴾ حدیثِ پاک میں** ہے: ''جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے **چالیس کبیرہ گُناہ** مٹا دیئے جائیں گے۔'' نیز حدیث شریف میں ہے: ''جو **جنازے** کے چاروں پایوں کو کندھا دے **اللہ** پاک اُس کی حتمی (یعنی DEFINITE) مغفِرت فرما دے گا''[۳۷٤] **﴿11﴾** سُنّت یہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرے یوں چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سرہانے (یعنی سر کی سیدھی طرف والے حصے سے) کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے۔[۳۷۵] بعض لوگ جَنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں: دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اِعلان کیا کریں: **''دس دس قدم چلو!''** **﴿12﴾ جنازے کو کندھا** دیتے وَقْت جان بوجھ کر اِیذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکّے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں یا جہاں مووی وغیرہ بنائی جا رہی ہو وہاں کرتے ہیں یہ ناجائز و

www.dawateislami.net

حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ﴿13﴾ **چھوٹے بچّے کا جنازہ** اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو حَرَج نہیں اور یکے بعد دیگرے (یعنی ایک کے بعد دوسرے) لوگ ہاتھوں میں لیتے رہیں، (۳۷۶) عورتوں کو (بچّہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا **ناجائز و ممنوع** ہے (۳۷۷) ﴿14﴾ **شوہر اپنی بیوی کے جنازے** کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غُسل دینے اور بِلا حائل (مثلاً بغیر کپڑے کے) بدن کو چھونے کی مُمانعت ہے (۳۷۸) ﴿15﴾ **جنازے** کے ساتھ بُلند آواز سے کلمۂ طیّبہ یا کلمۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ (دیکھئے: فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 139 تا 158)

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

"دوسروں کی موت سے نصیحت پکڑو" کے بائیس حُروف کی نسبت سے قبر و دفن کی 22 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ فرمانِ الٰہی:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ (۳۷۹)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا، تمہارے زندوں اور مردوں کی۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت "نُورُ العرفان" صَفْحَہ 927 پر ہے: "اس طرح کہ زندے

www.dawateislami.net

زمین کی پُشت (یعنی پیٹھ) پر اور مُردے زمین کے پیٹ میں جمْع ہیں'' ﴿2﴾ میِّت کو دَفن کرنا فرضِ کِفایہ ہے (یعنی ایک نے بھی دفنا دیا تو سب بَرِیُّ الذِّمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ دفنایا گُنہگار ہوا) یہ جائز نہیں کہ میِّت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔ [۳۸۰] ﴿3﴾ قبریں بھی اللہ کریم کی نعمت ہیں کہ جن میں مُردے دَفن کر دیئے جاتے ہیں تا کہ جانور اور دوسری چیزیں ان کی توہین نہ کریں ﴿4﴾ صالحین (یعنی نیک بندوں) کے قریب دَفن کرنا چاہئے کہ اُن کے قُرب کی بَرَکت اسے شامل ہوتی ہے، اگر مَعَاذَ اللہ مُستَحِقِ عذاب (یعنی عذاب کا حقدار) بھی ہو جاتا ہے تو وہ شِفاعت کرتے ہیں، وہ رَحْمت کہ اُن (نیک بندوں) پر نازِل ہوتی ہے اسے (یعنی گُنہگار کو) بھی گھیر لیتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''اپنے اَمْوات (یعنی مُردوں) کو اچّھے لوگوں کے ساتھ دفن کرو۔'' [۳۸۱] ﴿5﴾ رات کو دَفن کرنے میں کوئی حَرَج نہیں [۳۸۲] ﴿6﴾ ایک قبْر میں ایک سے زیادہ بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں [۳۸۳] ﴿7﴾ جنازہ قبْر سے قِبلے کی جانِب رکھنا مُسْتَحَب ہے تا کہ میِّت قِبلے کی طرف سے قبْر میں اتاری جائے۔ قبْر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سر کی طرف سے نہ لائیں [۳۸٤] ﴿8﴾ حسبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قوی (یعنی طاقتور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عورت کی میِّت محارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار، یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں [۳۸۵] ﴿9﴾ عورت کی میِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں ﴿10﴾ قبْر میں

www.dawateislami.net

اُتارتے وَقت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ۔[1] (۳۸۶) ﴿11﴾ میِّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قِبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں (۳۸۷) ﴿12﴾ کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ۔[2] (۳۸۸) ﴿13﴾ قبر کچی اینٹوں[3] سے بند کر دیں اگر زمین نرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے (۳۸۹) ﴿14﴾ اب مِٹّی دی جائے، مُستَحَب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مِٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں: مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ[4]، دوسری بار وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ[5]، تیسری بار وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی[6] کہیں۔ اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں (۳۹۰) ﴿15﴾ جتنی مِٹّی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے (۳۹۱) ﴿16﴾ ہاتھ میں جو مِٹّی لگی ہے، اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے (۳۹۲) ﴿17﴾ قبر چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قبر ایک بالشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (۳۹۳) دَفن کے بعد قبر پر اَذان دینا کارِ ثواب اور میِّت کے لئے نہایت نَفع بَخش

مدینہ

[1]: ترجَمہ: اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دِین پر (قبر میں رکھتا ہوں)۔ [2]: ترجَمہ: اے اللہ! ہمیں اس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ [3]: قبر کے اندرونی حصّے میں آگ کی پکّی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصّہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچی مِٹّی کے گارے سے لیپ دیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو آگ کے اَثر سے محفوظ رکھے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔ [4]: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ [5]: اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ [6]: اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

ہے [۳۹۴] ﴿18﴾ مُسْتَحَب یہ ہے کہ دَفن کے بعد قَبْر پر سورۂ بقرہ کا اوّل و آخر پڑھیں، سرہانے (یعنی سَر کی جانِب) الٓـمّٓ سے مُفْلِحُوْن تک اور پائنتی (پا۔اِن۔تی یعنی پاؤں کی طرف) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے خَتْمِ سُورت تک پڑھیں [۳۹۵] ﴿19﴾ دفن کے بعد قَبْر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مُسْتَحَب ہے جتنی دیر میں اُونٹ ذَبْح کر کے گوشْت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے میِّت کو اُنس ہوگا (یعنی مَحَبَّت اور اپنائیت ملے گی) اور نکیرین (نَ۔کی۔رَین) کا جواب دینے میں وَحْشت (یعنی گھبراہٹ) نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تِلاوتِ قرآن اور میِّت کے لیے دُعا و اِسْتِغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سُوالِ نکیرین کے جواب میں ثابِت قدم رہے [۳۹۶] ﴿20﴾ شَجَرہ یا عَہْد نامہ قَبْر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میِّت کے مُنہ کے سامنے قِبلے کی جانِب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ ''دُرِّ مُختار'' میں کفن پر عَہْد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفِرت کی اُمّید ہے اور میِّت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیّت کی تھی، انتِقال کے بعد سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ دیا گیا، پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا، کہا: جب میں قَبْر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فِرِشتوں نے جب پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا دیکھا، کہا: تو عذاب سے بچ گیا۔ [۳۹۷] ﴿21﴾ یوں بھی ہوسکتا ہے کہ پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھیں اور سینے پر کلمۂ طیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے کلمے کی (یعنی سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کے برابر والی) اُنگلی

www.dawateislami.net

سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں[۳۹۸] ﴿22﴾ قبر سے میّت کی ہڈیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈّیوں کو دَفْن کرنا واجِب ہے۔[۳۹۹]

”قبر کی زیارت سُنّتِ مُبارَکہ ہے“ کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے قبرِستان کی حاضِری کی 21 سُنّتیں اور آداب

تین فرامینِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ ”میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہے“[۴۰۰] ﴿2﴾ جب کوئی شخص ایسی قَبْر پر گزرے جسے دُنیا میں جانتا تھا اور اس پر سَلام کرے تو وہ مُردہ اِسے پہچانتا ہے اور اس کے سَلام کا جواب دیتا ہے[۴۰۱] ﴿3﴾ جو اپنے والدین دونوں یا ایک کی قَبْر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کرے گا، اُس کی **مغفرت** ہو جائے گی اور نیکوکار لکھا جائے گا[۴۰۲] ﴿4﴾ قُبورِ مُسلمین (یعنی مسلمانوں کی قبروں) کی زیارت سُنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام وشُہداءِ عُظّام رحمۃُ اللہِ علیہم کی حاضِری سَعادت بر سَعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَندوب (یعنی پسندیدہ) و ثواب[۴۰۳] ﴿5﴾ (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکْعت نفل پڑھے، ہر رَکْعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحِبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ پاک اُس فوت شُدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا[۴۰۴] ﴿6﴾

www.dawateislami.net

مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہوں (۴۰۵)
《7》 قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں (۴۰۶) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں
《8》 قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کُفْر ہے (۴۰۷) 《9》 قبرستان میں اُس عام راستے سے جائیں، جہاں ماضی (PAST) میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلیں۔ ''فتاوٰی شامی'' میں ہے: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (۴۰۸) بلکہ نئے راستے کا صِرف گُمان (یعنی شک) ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے (۴۰۹) 《10》 کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے 《11》 زیارتِ قبرِ میِّت کے مُواجَھہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائِنتی (پا۔اِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نِگاہ کے سامنے ہو، سرہانے (یعنی سَر کی جانِب) سے نہ آئے کہ اُسے سَر اُٹھا کر دیکھنا پڑے (۴۱۰) 《12》 قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قبْر والوں کے چِہروں کی طرف مُنہ ہو اِس کے بعد کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ، یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ، اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ**۔ ترجمہ: اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں (۴۱۱) 《13》 جو قبرستان میں داخِل ہو

www.dawateislami.net

کر یہ کہے: **اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ، اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ، وَسَلَامًا مِّنِّیْ۔** ترجمہ: اے **اللہ** پاک! (اے) گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رُخصت ہوئے تو ان پر اپنی رَحمت اور میرا سَلام پہنچا دے۔ تو **حضرت** سیِّدُنا آدم علیہ السَّلام سے لے کر اس وقت تک جتنے مؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے[(۴۱۲)] **﴿14﴾** مصطفٰی جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو شخص قبرستان میں داخِل ہوا پھر اُس نے **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ**، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** اور **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: **یااللہ**! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرستان کے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مؤمن قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہوں گے[(۴۱۳)] **﴿15﴾** حدیثِ پاک میں ہے: ''جو گیارہ بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** یعنی **قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ** (مکمّل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا''[(۴۱۴)] **﴿16﴾** قَبر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں سوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے، ہاں اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے[(۴۱۵)] **﴿17﴾** اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ''صحیح مُسلم شریف'' میں حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مَروی، انھوں نے دمِ مرگ (یعنی

www.dawateislami.net

بوقتِ وفات) اپنے فَرزَنْد سے فرمایا: ''جب میں وفات پاجاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔''[٤١٦] ﴿18﴾ قَبْر پر چراغ یا جلتی موم بتّی وغیرہ نہ رکھے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں یا تِلاوت کرنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو تو قبْر کی ایک جانِب ایسی خالی زمین پر موم بتّی یا چراغ رکھے جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو جہاں پہلے قبْر تھی اب مٹ چکی ہے[٤١٧] ﴿19﴾ قبروں کی زیارت کے لیے یہ چار دن بہتر ہیں: پیر، جُمعرات، جُمعہ، ہفتہ۔ جُمعہ کے دن بعد نَمازِ صُبح زیارتِ قُبور افضل ہے[٤١٨] ﴿20﴾ مُتبرَّک (یعنی برکت والی) راتوں میں زیارتِ قبور افضل ہے خُصُوصاً شبِ براءَت۔[٤١٩] اِسی طرح مُتبرَّک (یعنی برکت والے) دنوں میں بھی زیارتِ قُبُور افضل ہے مثلاً عیدَین، 10 مُحرَّمُ الحرام اور عَشَرۂ ذِی الْحِجہ (یعنی ذُوالْحِجہ کے ابتدائی 10 دن)[٤٢٠] ﴿21﴾ قبرستان کی حاضِری کے موقع پر اِدھر اُدھر کی باتوں اور غفلت بھرے خیالوں کے بجائے اپنی موت کو یاد کر کے ہو سکے تو آنسو بہایئے اور گناہوں کو یاد کر کے خود کو عذابِ قبْر سے خوب ڈرایئے، توبہ کیجئے اور یہ تصوُّر ذِہن میں جمایئے کہ جس طرح آج یہ مُردے اپنی اپنی قبروں میں اکیلے پڑے ہیں، عنقریب میں بھی اِسی طرح اندھیری قبْر میں تنہا پڑا ہوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مُبلِّغین و مُبلِّغات کی خدمات میں معروضات

ہر سُنّتوں بھرے بیان کے آخر میں حتَّی الْاِمْکان کچھ نہ کچھ سنّتیں اور آداب پڑھ کر سنایئے۔ سنّتیں اور آداب بتانے سے قَبْل پیرے گراف نمبر (1) اور بتانے کے بعد نمبر (2)

www.dawateislami.net

پڑھ کر سنائیے۔(مُبلِّغات آخری پیرے میں سے مدنی قافلے والا حصّہ بیان نہ فرمائیں)

﴿1﴾ **پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** بیان کے آخر میں **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطفٰی** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔(۴۲۱)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿2﴾ سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **''بہارِ شریعت''** جلد 3 سے حصّہ 16 اور 120 صَفحات کی کتاب **''سُنّتیں اور آداب''** خرید فرمائیے اور پڑھیے۔ سنّتیں سیکھنے کا ایک ذَریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

غم مدینہ، بقیع،
مغفرت اور بے حساب
جنّت الفردوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

۱۰ شعبان شریف ۱۴۴۲ھ
25-03-2021

یہ رسالہ پڑھ لینے
کے بعد ثواب کی نیّت
سے کسی کو دیدیجئے

حوالہ جات

(۱) البدور السّافرة ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶ (۲) تفسیر قرطبی ۱۳/۲۷۴ (۳) اِبنِ عَساکِر ۹/۳۴۳ (۴) مُسلِم ص ۱۱۵۶ حدیث ۲۰۸۸ (۵) معجم کبیر ۷/۲۷۷ حدیث ۷۱۳۲ (۶) الشمائل المحمدیة للترمذی ص ۸۷ رقم ۱۱۸ (۷) کتابُ الْوَرَع مع موسُوعه امام ابن ابی الدُّنیا ۱/۲۰۵ (۸) اَبُودَاوٗد ۴/۴۷۰ حدیث ۵۲۷۳ (۹) مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶ (۱۰) بُخاری ۴/۶۵ حدیث ۵۸۵۵ (۱۱) نزهةُ القاری ۵/۵۳۰ (۱۲) حیاة الحیوان ۲/۲۸۹ (۱۳) اَبُودَاوٗد ۴/۸۴ حدیث ۴۰۹۹ (۱۴) بہارِ شریعت ۳/۴۲۲ (۱۵) اَلْمُستَدرَك ۲/۱۶۸ حدیث ۱۸۶۹ (۱۶) بُخاری ۴/۱۸۰ حدیث ۶۲۷۲ (۱۷) مُلَخَّص از بہارِ شریعت ۳/۴۳۲ (۱۸) ابوداوٗد ۴/۳۴۵ حدیث ۴۸۵۰ (۱۹) مراٰة ۸/۹۰ (۲۰) معجم اَوْسَط ۶/۱۶۱ حدیث ۸۳۶۱ (۲۱) الادب المفرد ص ۲۹۱ حدیث ۱۱۳۷ (۲۲) اَلْمَقاصِدُ الْحَسَنة ص ۸۸ (۲۳) مراٰة ۸/۸۰ (۲۴) مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة للموفق حصّہ ۲ ص ۷ با لتّصرّف (۲۵) شُعَبُ الْاِیمان ۶/۴۶۸ حدیث ۸۹۳۳ (۲۶) ابو داوٗد ۴/۳۳۸ حدیث ۴۸۲۱ (۲۷) فتاوٰی رضویه ۲۴/۳۶۹، ۴۲۴ مُلَخَّصاً (۲۸) اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۴۰ حدیث ۵۵۴ (۲۹) ابوداوٗد ۴/۳۴۷ حدیث ۴۸۵۷ (۳۰ تا ۳۱) ابوداوٗد ۴/۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵، ۵۰۹۶ (۳۲) رَدُّ الْمُحتار ۹/۶۸۲ (۳۳) بہارِ شریعت ۳/۴۵۳، شرح الشّفاء للقاری ۲/۱۱۸ (۳۴) پ ۲، البقرة: ۲۵۱ (۳۵) مجمع الزوائد ۸/۲۹۹ حدیث ۱۳۵۳۳ (۳۶) تِرمِذی ۳/۳۷۹ حدیث ۱۹۵۱ (۳۷) مُسلِم ص ۴۳ حدیث ۴۶ (۳۸) شُعَبُ الْاِیمان ۳/۲۲۵ حدیث ۳۳۸۹ (۳۹) اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ۳/۲۴۱ حدیث ۱۳ (۴۰) بُخاری ۴/۱۰۴ حدیث ۶۰۱۴ (۴۱) مُسلِم ص ۴۴ حدیث ۴۸ (۴۲ تا ۴۳) مراسیل ابی داود ص ۱۶ (۴۴) نزهة القاری ۵/۵۶۸ (۴۵ تا ۴۸) اِحیاءُ العلوم ۲/۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۷ مُلَخَّصاً (۴۹) مُسند احمد بن حنبل ۳/۴۴۱ حدیث ۹۶۸۱ (۵۰) شُعَبُ الْاِیمان ۷/۸۳ حدیث ۹۵۶۰ (۵۱) مراٰة ۶/۵۷۳ (۵۲) تِرمِذی ۳/۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲ (۵۳) ابوداوٗد ۳/۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸ (۵۴) مراٰة ۶/۷۷ (۵۵) ماخوذ از: فتاوٰی رضویه ۴/۵۷۵، ۲۱/۶۶۹ (۵۶) اِتحافُ السّادَة ۵/۵۹۴ (۵۷) اِحیاءُ الْعُلُوم ۲/۸ (۵۸) الفتاوی الفقهیة الکبرٰی لابن حجر الهیتمی ۴/۱۱۷ (۵۹) دُرِّمُختار ۹/۵۶۰ (۶۰) بہارِ شریعت ۳/۴۲۰ (۶۱) عالمگیری ۵/۳۳۷ (۶۲) اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ۲/۳۳۳ حدیث ۳۵۰۱ (۶۳) مُعجَم اَوسط ۲/۲۵۶ حدیث ۳۲۰۲ (۶۴) مُلَخَّص از بہارِ شریعت ۳/۳۷۸ (۶۵) اِحیاءُ الْعُلُوم ۲/۵ (۶۶) رَدُّالْمُحتَار ۹/۵۶۲ (۶۷) بہارِ شریعت ۳/۳۷۷ (۶۸) رَدُّالْمُحتَار ۹/۵۶۶ (۶۹) اِحیاءُ الْعُلُوم ۲/۲۲ (۷۰) ترمذی ۵/۲۵۰

حدیث ۳۳۹۹ ، ابن ماجه ٤/٢٨٤حدیث ٣٨٦٩ (٧١)اَلفِردَوس ١ /٢٨٢ حدیث١١٠٦ (٧٢) رَدُّالْمُحتار٩/٥٦٢
(٧٣)حیاتِ اعلیٰ حضرت١/١٠٧ (٧٤)فتاوٰی رضویه٢١/ ٦٦٩ (٧٥)الشمائل المحمدية للترمذی ص٩٦حدیث١٣٣
(٧٦)جَمْعُ الْجَوامِع ١ /٣٤٧ حدیث ٢٥٥٨ (٧٧)ابنِ ماجه ٤ /١٤حدیث٣٢٧١ (٧٨تا ٧٩) اِحیاء العلوم ٢ /٨
(٨٠) الحصن الحصين ص٧١ (٨١تا ٨٢)اِحياء الْعُلُوم ٢/٤٠٨ (٨٣)بُخارى ٤/١٠٥حديث٦٠١٨ (٨٤)مراٰة ٦/٥٢ (٨٥)اكرام الضيف ص٢٥حديث١٣ (٨٦)كَنْزُالْعُمّال ٩/١٠٧ حديث٢٥٨٣١ (٨٧)معجم كبير١٢/١٠٦
حديث١٢٦٩٢ (٨٨)مُسند احمد بن حنبل ٦/١٤٢حديث ١٧٤٢٤ (٨٩)اَلْجامِعُ الصَّغِير ص٢٨٨حديث ٤٦٨٦
(٩٠)اِبن ماجه ٤/٥٢حديث٣٣٥٨ (٩١)ابن ماجه٤/٥١حديث ٣٣٥٧ (٩٢)مرآت٦/٦٧ (٩٣)سیرتِ مصطفٰی
ص١٠٩مختصراً (٩٤) ترمذی ٣/٤٠٥حديث٢٠١٣ (٩٥تا ٩٦) تنبيه الغافلين ص٢٤٩ (٩٧)احياء العلوم
(اردو) ٢/٤٣، احياء العلوم ٢/ ١٦ (٩٨)مراٰة ٦/٥٤ (٩٩)بُخارى ٤/١٣٦حديث ٦١٣٥ (١٠٠)بہارِشریعت
٣/٣٩٤، عالمگيرى٥/٣٤٤ (١٠١)عالمگيرى ٥/٣٤٤ (١٠٢)اِحياءُ العلوم ٢/٩ (١٠٣تا١٠٤) عالمگيرى
٥/٣٤٥ (١٠٥)عالمگيرى ٥/٣٤٥، بہارِشریعت٣/٣٩٤ (١٠٦)قوت القلوب ٢/٣٠٦ (١٠٧)مِرْقاةُ الْمَفاتِيح٨/٨٤
تحت الحديث٤٢٥٤ (١٠٨)مُلَخَّص از دُرِّمُختار ٦/ ٥٦١ (١٠٩)پ٤،اَلنِّساء:١ (١١٠)تفسيرِمظهرى٢/٢١٢
(١١١)بخارى ٤/ ١٣٦حديث٦١٣٨ (١١٢)اَلْفِردَوس٢/٩٩حديث٢٥٢٦ (١١٣)بُخارى٤/٩٧حديث٥٩٨٤
(١١٤)مُسندِ اِمام احمد ١٠/٤٠٢ حديث٢٧٥٠٤ (١١٥) ايضا ٩/١٣٨ حديث ٢٣٥٨٩ (١١٦)اَلزَّواجِر٢/١٥٣
(١١٧)اَلْمُستَدرَك ٣/١٢حديث٣٢١٥ (١١٨)تَنبِيهُ الغافِلِين ص٧٣ (١١٩)رَدُّالْمُحتار ٩/٦٧٨ (١٢٠)دُرَر
١/٣٢٣ (١٢١تا١٢٢) رَدُّ الْمُحتار ٩/٦٧٨ (١٢٣)بہارِشریعت٣/٤٠٩ بالتصرف (١٢٤)شُعَبُ الايمان ٦/٤٣٣
حديث ٨٧٨٦ (١٢٥)كيميائے سعادت ١ /٣٩٤ (١٢٦)مُعْجَمُ اَوْسَط ٥/ ٣٨٠ حديث ٧٦٧٢ (١٢٧)مُعْجَمُ
اَوْسَط ٦/١٣١ حديث٨٢٥١ (١٢٨) بہارِشریعت٣/٤٧٢ (١٢٩)جَدُّالمُمتار٧/٦٥ (١٣٠)دُرِّمُختار٢/٩٨
(١٣١)بہارِشریعت٣/٤٧١ (١٣٢)ابن ماجه٤/٤٢٢حديث ٤١٠١ (١٣٣)ترمذى٤/٢٢٥ حديث ٢٥٠٩
(١٣٤)مراٰۃ المناجیح٦/٤٦٤ ملخصاً (١٣٥)فتاوٰى رضويه ٢١ /١٢٧ملخصاً (١٣٦)كتابُ الصَّمْت مع موسوعة
الامام ابن ابى الدنيا ٧ /٢٠٤رقم ٣٢٥ (١٣٧)اِحياءُ العلوم ٣/١٥١ (١٣٨)بُخارى ٤ /١٦٣ حديث٦٢٢٦
(١٣٩)مُعجَم كبِير ١١/٣٥٨حديث١٢٢٨٤ (١٤٠)رَدُّالْمُحتار ٩ /٦٨٤ (١٤١)حاشية الطحطاوى على المراقى

www.dawateislami.net

ص ٧ (١٤٢) بہارِشریعت ٣/ ٤٧٦، ٤٧٧ ملخصاً (١٤٣) عالمگیری ٥/ ٣٢٦ (١٤٤) مراۃ المناجیح ٦/ ٣٩٦ (١٤٥) مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح ٨/ ٤٩٩ تحت الحدیث ٤٧٣٩ (١٤٦) رَدُّالْمُحتار ٩/ ٦٨٤ (١٤٧) عالمگیری ٥/ ٣٢٦، بہارِشریعت ٣/ ٤٧٦ (١٤٨) بہارِشریعت ٣/ ٤٧٧ (١٤٩) فتاوٰی قاضی خان ٢/ ٣٧٧ (١٥٠ تا ١٥١) رَدُّالْمُحتار ٩/ ٦٨٤ (١٥٢ تا ١٥٣) عالمگیری ١/ ٩٨ (١٥٤) رَدُّالْمُحتار ٩/ ٦٨٤ (١٥٥) ابن ماجه ٤/ ١١٥ حدیث ٣٤٩٧ (١٥٦) فتاوٰی عالمگیری ٥/ ٣٥٩ (١٥٧) مراۃ المناجیح ٦/ ١٨٠ (١٥٨) انظر: شُعَبُ الْاِیمان ٥/ ٢١٨-٢١٩ (١٥٩) بُخاری ٤/ ١٩٦ حدیث ٦٣٢٥ (١٦٠) مسندِ ابو یعلی ٤/ ٢٧٨ حدیث ٤٨٩٧ (١٦١) عالمگیری ٥/ ٣٧٦، بہارِشریعت ٣/ ٤٣٥ (١٦٢ تا ١٦٤) عالمگیری ٥/ ٣٧٦ (١٦٥) بخاری ٤/ ١٩٦ حدیث ٦٣٢٥ (١٦٦) عالمگیری ٥/ ٣٧٦ (١٦٧) دُرِّمُختار رَدُّالْمُحتار ٩/ ٦٢٩ (١٦٨) دُرِّمُختار ٩/ ٦٣٠ (١٦٩) مُسلِم ص ٥٩١ حدیث ١١٦٣ (١٧٠) الشمائل المحمدیة للترمذی ص ١٨، ٣٥، ٣٤ (١٧١) تسہیلاً فتاوٰی رضویہ ٢١/ ٦٠٠ (١٧٢) بہارِشریعت ٣/ ٥٨٧ (١٧٣) خلاصہ از فتاوٰی رضویہ ٢٢/ ٦٦٤ (١٧٤ تا ١٧٥) بہارِشریعت ٣/ ٥٨٨ (١٧٦) رَدُّالْمُحتار ٩/ ٦٧٢ (١٧٧) بہارِشریعت ٣/ ٥٨٦ (١٧٨) ابوداوٗد ٤/ ١٠٣ حدیث ٤١٦٣ (١٧٩) موطّا ٢/ ٤١٥ حدیث ١٧٥٦ (١٨٠) مراۃ ٦/ ١٩٣ (١٨١ تا ١٨٢) عالمگیری ٥/ ٣٥٨، ٣٥٧ (١٨٣ تا ١٨٤) بہارِشریعت ٣/ ٥٨٧، ٥٨٨، عالمگیری ٥/ ٣٥٨ (١٨٥) اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّة لِلتِّرمذی ص ٤٠ حدیث ٣٢ (١٨٦) حدائقِ بخشش ص ١٢١ (١٨٧) ابوداوٗد ٤/ ١٠٣ حدیث ٤١٦٣ (١٨٨) اَشِعَّةُ اللَّمعات ٣/ ٦١٧ (١٨٩) مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبه ٦/ ١١٧ (١٩٠) اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ٢٨ حدیث ٣٦٩ (١٩١) کَنْزُ الْعُمّال ٧/ ٤٦ رقم ١٨٢٩٥ (١٩٢) مُعْجَمْ اَوْسَط ٥/ ٣٦٦ حدیث ٧٦٢٩ (١٩٣) اَشِعَّةُ اللَّمعات ٣/ ٦١٦ (١٩٤) عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ لابن السنی ص ٣٢٧ حدیث ١٧٣ (١٩٥) اِحیاءُ الْعُلوم ٣/ ٤٥ (١٩٦) بہارِشریعت ٣/ ٤٤٩ (١٩٧) ترمذی ٣/ ٢٩٣ حدیث ١٧٦٢ (١٩٨) بہارِشریعت ٣/ ٥٩٢ (١٩٩) فَیضُ القدیر ٦/ ٤٠٤ (٢٠٠) فتاوٰی رضویہ ٢٩/ ٩٢، ٩٤ (٢٠١) بُخاری ١/ ٨١ حدیث ١٦٨ (٢٠٢) عُمدۃُ القاری ٢/ ٤٧٦ (٢٠٣ تا ٢٠٤) بہارِشریعت ١/ ٧٧٤، ٩٩٧ (٢٠٥) دُرِّمُختار ٣/ ١٠٤ (٢٠٦) اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ١/ ١٠٢ حدیث ١٨ (٢٠٧) مُسنَدِ امام احمد بن حنبل ٢/ ٤٣٨ حدیث ٥٨٦٩ (٢٠٨) احیاء العلوم ١/ ١٠١٩ (٢٠٩) بہارِشریعت ١/ ٢٨٨ (٢١٠) جَمْعُ الْجَوامِع ٥/ ٢٤٩ حدیث ١٤٨٦٧ (٢١١) مُلَخَّص از لواقح الانوار ص ٣٨ (٢١٢) حیاۃُ الحیوان ٢/ ١٦٦ (٢١٣) ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ١/ ٦٢٣ (٢١٤) دُرِّمُختار ٩/ ٦٦٨ (٢١٥) دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ٩/ ٦٦٨، ٦٦٩، بہارِشریعت ٣/ ٥٨٣

www.dawateislami.net

(۲۱۶تا۲۱۷)دُرِّمُختار۹/۶۷۰، اِحیاءُ الْعُلوم۱/۱۹۳ (۲۱۸تا۲۲۱)عالمگیری۵/۳۵۸ (۲۲۲)اِتحافُ السّادۃ ۶۵۳/۲ (۲۲۳)فتاوٰی عالمگیری ۵/۳۵۸ (۲۲۴)معجم اوسط ۲/۵۹ حدیث ۲۵۰۴ (۲۲۵)مراٰۃ ۱/۲۶۸ (۲۲۶)شُعَبُ الْاِیمان ۵/۱۸۱حدیث۶۲۸۵ (۲۲۷)ابوداوٗد ٤/۳۲٦حدیث ٤۷۷۸ (۲۲۸)کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص۳٦ (۲۲۹)ابن ماجه٤/١٤٦حدیث٣٥٦٨ (۲۳۰)بہارِشریعت۳/٤٠٣ (۲۳۱)احیاء العلوم (اردو) ۱/ ٥٦١ (۲۳۲تا۲۳۳)کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص٤١، ٣٩ (۲۳٤تا۲۳٥)تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم ص٤٣،١٢٦ (۲۳٦)رَدُّالْمُحتار۹/۵۷۹ (۲۳۷)مراٰۃ٦/٩٤ (۲۳۸)دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ۲/۹۳ (۲۳۹)بہارِشریعت ۱/ ٤٨١ (۲٤۰)بہارِشریعت۳/٤٠٩، رَدُّالْمُحتار ۹/ ۵۷۹ (۲٤۱)اَلْفِرْدَوْس ۲/٢٦٥ حدیث٣٢٣٣ (۲٤۲)اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۳٥۳ حدیث ٥٧٢٥ (۲٤۳) اَلْفِرْدَوْس ۱/ ١٤٧ حدیث ٥٢٩ (۲٤٤) اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطاب ٤٠٦/٢ حدیث ٣٨٠٥ ، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجه ٦/ ٢١٣ (٢٤٥) ابن عساکر ٣٧/٣٥٥ (٢٤٦) کَنْزُ الْعُمّال ١٣٣/١٥ رقم ٤١١٣٨ (٢٤٧) مستدرك ٥/٢٧٢ حدیث ٧٤٨٨ (٢٤٨) فیض القدیر ١/ ٧٠٩ تحت الحدیث١١٤٢ (٢٤٩) فتاوٰی رضویہ ٢٢/ ١٩٩ (٢٥٠) اشعة اللّمعات ٣/ ٥٨٢ (٢٥١) فتاوٰی رضویہ ٢٢/١٨٢ (٢٥٢)کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص٣٨ (٢٥٣) مراٰۃ المناجیح ٦/ ١٠٦ (٢٥٤) فتاوٰی رضویہ ٢٢/١٨٦ (٢٥٥) فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجه ٧/ ٢٩٩ (٢٥٦) عالمگیری ٥/ ٣٣٠ (٢٥٧) مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجه ٦/ ٢١٤ (٢٥٨) بُخاری ٤/٦٧حدیث ٥٨٦٣ (٢٥٩) بہارِشریعت ٣/٤٢٨، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ٩/ ٥٩٨ (٢٦٠) ترمذی ٣/ ٣٠٥ حدیث ١٧٩٢ (٢٦١) رَدُّالْمُحتار ٩/ ٥٩٧ (٢٦٢) بہارِشریعت٣/ ٤٢٨ (٢٦٣) فتاوٰی رضویہ ٢٢/ ١٤١ (٢٦٤) بہارِشریعت ١/ ٧٧٩، ٧٨٠ (٢٦٥) عالمگیری ٥/ ٣٣٥ (٢٦٦)الهدایة ٤/ ٣٦٧ (٢٦٧) فتاوٰی رضویہ ١٣٠/٢٢ (٢٦٨) عالمگیری ٥/ ٣٣٥ (٢٦٩) رَدُّالْمُحتار ٩/ ٥٩٦ (٢٧٠) ترمذی ٣/ ١٧٧حدیث١٥٢٧ (٢٧١تا٢٧٤) بہارِشریعت ٣/ ٣٥٤، ٣٥٥، ٣٥٥، ٣٥٧ (٢٧٥) فتاوٰی رضویہ ٢٠/ ٥٨٦ (٢٧٦) اسلامی زندگی ص٢٧ (٢٧٧تا٢٧٨) فتاوٰی رضویہ ٢٠/ ٥٩٦، ٥٨٦ (٢٧٩) بہارِشریعت٣/ ٣٥٦ (٢٨٠) فتاوٰی رضویہ ٢٠/ ٥٨٨ (٢٨١) مُصَنَّف عبدالرزاق٤/٢٥٤حدیث ٢١٧٤ (٢٨٢) بہارِشریعت ٣/ ٣٥٦ (٢٨٣) بہارِشریعت٣/ ٣٥٧ (٢٨٤) بہارِشریعت٣/ ٣٥٧ (٢٨٥تا٢٨٦) بہارِشریعت٣/ ٣٥٧ (٢٨٧) بہارِشریعت ٣/ ٣٥٧ (٢٨٨) فتاوٰی رضویہ ٢٠/ ٥٩٠ (٢٨٩) مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ٢٠/ ٥٨٥ (٢٩٠) جنّتی زیور ص٣٢٣ (٢٩١) اَلْفِرْدَوْس ٢/ ٥٨حدیث ٢٣٢٩ (٢٩٢) ابوداوٗد ٤/ ٣٧٤ حدیث

www.dawateislami.net

٤٩٤٨ (٢٩٣)بہارِشریعت ٣/٦٥٣ (٢٩٤)دُرِّ مُختار ٣/١٥٣،١٥٤ ،بہارِشریعت ١/٨٤١ (٢٩٥)اَلْفِردَوس ٢/٣٠٨ حدیث ٣٣٩٢ (٢٩٦) جَمْعُ الْجَوامِع ٧/٢٩٥ حدیث ٢٣٢٥٥ (٢٩٧) فتاوٰی رضویہ ٢٤/٦٨٧، اَلْفِردَوس ٥/٣٥٥حدیث ٩٠٠٦ (٢٩٨) الطبقات الکبری لابن سعد ٥ /٤٠ (٢٩٩) مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ٢٤/٦٨٩ (٣٠٠)الدرر الکامنة ١ /٤٣١رقم الترجمه ١١٣٤(٣٠١)حاشیة الحفنی علی الجامع الصغیر ١ /١٤٩ (٣٠٢)فتاوٰی رضویہ ٢٤/٦٩٠بتغیر قلیل (٣٠٣) شُعَبُ الْاِیمان ٦/٣٩٤ حدیث ٨٦٣٦ (٣٠٤)مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ٢٤/ ٦٧٧ (٣٠٥)مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ٢٤/٦٨١-٦٨٢ (٣٠٦) بُخاری ٤ /١٥٣حدیث٦١٩٣ (٣٠٧)فتاوٰی رضویہ ٢٤/ ٦٨٠ (٣٠٨)بہارِشریعت ٣/٣٥٦ (٣٠٩)تِرمذی ٤/٣٨٢حدیث٢٨٤٨ (٣١٠)مُسلِم ص ١١٨١حدیث٢١٣٩ (٣١١)فتاوٰی رضویہ ٢٤/٦٨٤ (٣١٢)مُسلِم ص١١٨٢ حدیث٢١٤٢ (٣١٣)فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجه ٨ /٢٤٣،٢٧٠ (٣١٤)بخاری ٢/٢٩٦حدیث٢٩٥٠ (٣١٥)مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجه ٢٣ /٤٠٠ (٣١٦)ابو یعلی ٦ /٢٦٥ حدیث ٧٣٨٢ ملخّصاً (٣١٧تا٣١٨) بہارِشریعت١/١٠٥٢ (٣١٩)مصنّف ابن ابی شیبة ١ /٥٢٩ (٣٢٠)ابو داؤد٣/٥١ حدیث ٢٦٠٩ (٣٢١تا٣٢٢) بہارِشریعت ١/١٠٥٢، ١٠٥١ (٣٢٣) انوارِ جمالِ مصطفٰی ص ١٦٠ (٣٢٤)سُبُلُ الْهُدٰی ٧/٣٤٧ (٣٢٥)فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجه ١٠/٧٢٩ (٣٢٦تا٣٢٧)الحصن الحصین ص ٧٩،٨٠ (٣٢٨)ابن ماجه ٣/٣٧٢ حدیث ٢٨٢٥ (٣٢٩) التیسیر ١/٢٢٨ (٣٣٠)الحِصنُ الحَصین ص ٨٢ (٣٣١)رَدُّ الْمُحتار ٩/٣٣٤، ٣٣٥،بہارِشریعت ٣/٢٢٢ (٣٣٢) بہارِشریعت ١/٧٤٣، عالمگیری ١ /١٣٩ (٣٣٣)عالمگیری ١/١٣٩ (٣٣٤)اِبنِ عَساکِر ٥٢/٢٣٠ (٣٣٥)ترمذی ٥/٢٨٠ حدیث ٣٤٥٩ (٣٣٦)الادب المفرد ص١٣٧حدیث٥١٨ (٣٣٧)مُعجَمِ اَوْسَط ٣/٢٢٢حدیث٤٣٩٦ (٣٣٨)ابن ماجه ٢ /١٩٢حدیث ١٤٤٣ (٣٣٩)ترمذی ٢/٢٩٠ حدیث٩٧١ (٣٤٠)ابوداؤد ٣/٢٤٨ حدیث ٣٠٩٧ (٣٤١)ابن ماجه٢/١٩١ حدیث ١٤٤١ (٣٤٢)الترغیب و الترهیب٤/١٦٦ حدیث ١٩ (٣٤٣) ابوداؤد ٣/٢٥١ حدیث ٣١٠٦ (٣٤٤) اردو لغت١٣/ ٦٠٤ (٣٤٥)بہارِشریعت ٣ /٥٠٥ (٣٤٦) بخاری ٢ /٥٠٥ حدیث ٣٦١٦ (٣٤٧) ترمذی ٤ /٣٣٤ حدیث ٢٧٤٠ (٣٤٨) مراٰۃ ٦/٣٥٨ بِتَصَرُّفٍ (٣٤٩)فتاوٰی رضویہ ٢٤/٢٠٦ (٣٥٠) بہارِشریعت ٣/٥٠٥ (٣٥١)تاریخ بغداد ٤/٢٦٣ (٣٥٢) التیسیر بشرح الجامع الصغیر ٢ /٤٤٢ (٣٥٣) المستدرك ١ /٦٩٠ حدیث ١٣٨٠ (٣٥٤) اِبنِ ماجه ٢/٢٠١ حدیث ١٤٦٢ (٣٥٥) الفردوس ١/٩٨ حدیث ٣١٧ (٣٥٦)مسلم

www.dawateislami.net

ص٤٧٠ حدیث٩٤٣ (٣٥٧)ترمذی ٣٠١/٢ حدیث٩٩٦ (٣٥٨) بہارِشریعت ٨١٧/١ (٣٥٩)عالمگیری ١٦٠/١ (٣٦٠)حاشیۂ بہارِشریعت ٨١٩/١ (٣٦١)بہارِشریعت ٨١٩/١ (٣٦٢)مدنی وصیّت نامہ ص٤ (٣٦٣تا٣٦٤) بہارِشریعت ٨٢١/١ (٣٦٥)مُلَخّص از بہارِشریعت ٨١٨/١ (٣٦٦)بہارِشریعت ٨١٨/١ (٣٦٧)فتاوٰی رضویہ مُخَرّجہ ٤٠١/٩، عمدةُ القاری ٤٠٠/١ تحت الحدیث٤٧ (٣٦٨) مُسلم ص١١٩٢ حدیث٥(٢١٦٢)مُلَخّصاً (٣٦٩)اَلفِردَوس بمأثور الْخطّاب ٢٨٢/١ حدیث ١١٠٨ (٣٧٠)مُسندُ البزار ٨٦/١١ حدیث ٤٧٩٦ (٣٧١) شَرحُ الصُّدُور ص ٩٧ (٣٧٢)إحياءُ الْعُلوم ٢٦٦/٥مُلَخّصاً (٣٧٣)الطبقاتُ الكُبرٰى لابن سعد ٣٢٩/٣، اَلبِنایہ ٢٤٢/٣ مُلَخّصاً (٣٧٤)جوہرہ ص٣٩، دُرِّمُختار ١٥٨/٣-١٥٩، بہارِشریعت ٨٢٣/١ (٣٧٥)عالمگیری ١٦٢/١، بہارِشریعت ٨٢٢/١ (٣٧٦)عالمگیری ١٦٢/١ (٣٧٧)بہارِشریعت ٨٢٣/١، دُرِّمُختار ١٦٢/٣ (٣٧٨)بہارِشریعت ٨١٢/١، ٨١٣ (٣٧٩)پ٢٩، المرسلات:٢٥، ٢٦ (٣٨٠)بہارِشریعت ٨٤٢/١ (٣٨١)حلية الاولياء ٣٩٠/٦ رقم ٩٠٤٢ (٣٨٢)جوہرہ ص١٤١ (٣٨٣)بہارِشریعت ٨٤٦/١، عالمگیری ١٦٦/١ (٣٨٤)بہارِشریعت ٨٤٤/١ (٣٨٥)عالمگیری ١٦٦/١ (٣٨٦)تنویر الابصار ١٦٦/٣ (٣٨٧)عالمگیری ١٦٦/١، جوہرہ ص١٤٠ (٣٨٨)حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص٦٠٩ (٣٨٩) بہارِشریعت ٨٤٤/١ (٣٩٠)جوہرہ ص١٤١ (٣٩١)عالمگیری ١٦٦/١ (٣٩٢)بہارِشریعت ٨٤٥/١ (٣٩٣)بہارِشریعت ٨٤٦/١مُلَخّصاً، عالمگیری ١٦٦/١، ردالمحتار ١٦٨/٣ (٣٩٤)ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرّجہ ٣٧٠/٥ (٣٩٥)بہارِشریعت ٨٤٦/١ (٣٩٦)بہارِشریعت ٨٤٦/١بتغیر (٣٩٧)بہارِشریعت ٨٤٨/١، دُرِّمُختار ١٨٥/٣، التّاتار خانیہ ١٧٠/٢ (٣٩٨)بہارِشریعت ٨٤٨/١، بتغیر ردالمحتار ١٨٦/٣ (٣٩٩)ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ٤٠٦/٩ (٤٠٠)اِبن ماجہ ٢٥٢/٢ حدیث١٥٧١ (٤٠١)تاریخِ بغداد ١٣٥/٦ حدیث ٣١٧٥ (٤٠٢)شُعَبُ الْإيمان ٢٠١/٦ حدیث٧٩٠١ (٤٠٣)فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ٥٣٢/٩ (٤٠٤تا٤٠٥)عالمگیری ٣٥٠/٥ (٤٠٦)فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ٥٢٢/٩، ٥٢٦ (٤٠٧)ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ٤٢٣/٢٢ (٤٠٨)رَدُّالْمُحتار ٦١٢/١ (٤٠٩)دُرِّمُختار ١٨٣/٣ (٤١٠)فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ٥٣٢/٩ (٤١١)مرقاة المفاتيح ٢٥٣/٤ تحت الحديث ١٧٦٥ ماخوذاً (٤١٢)مُصَنّف ابن آبی شَیبہ ٢٥٧/٨ (٤١٣)شَرحُ الصُّدُور ص٣١١ (٤١٤)دُرِّمُختار ١٨٣/٣ (٤١٥)مُلَخّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرّجہ ٤٨٢/٩، ٥٢٥ (٤١٦) مُسلِم ص٧٥حدیث ١٩٢ (٤١٧) عالمگیری ٣٥٠/٥ (٤١٨)فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ٥٢٣/٩ (٤١٩تا٤٢٠)عالمگیری ٣٥٠/٥ (٤٢١)اِبنِ عَساکِر ٣٤٣/٩۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ پاک	☆☆☆☆	نزہۃ القاری	فرید بک اسٹال لاہور
ترجمۂ کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ کراچی	فیض القدیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر قرطبی	دارالفکر بیروت	التیسیر	مکتبہ امام شافعی ریاض
تفسیر مظہری	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور	حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر	مطبوعہ دارالنوادر
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مرقاۃ المفاتیح	دارالفکر بیروت
مسلم	دارالکتاب العربی بیروت	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
ترمذی	دارالفکر بیروت	مراۃ المناجیح	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	الہدایۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت
ابن ماجہ	دارالمعرفہ بیروت	جوہرہ	کراچی
موطا	دارالمعرفہ بیروت	فتاوٰی عالمگیری	دارالفکر بیروت
مسند احمد بن حنبل	دارالفکر بیروت	درمختار	دارالمعرفہ بیروت
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	ردالمحتار	دارالمعرفہ بیروت
المستدرک	دارالمعرفہ بیروت	تنویرالابصار	دارالمعرفہ بیروت
مسند ابویعلی	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی	کراچی
مسند البزار	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ	البنایۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الفردوس بمأثور الخطاب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	درر	کراچی
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	فتاوٰی قاضی خان	پشاور پاکستان
معجم اوسط	دارالفکر بیروت	التاتارخانیۃ	کراچی
مصنف عبدالرزاق	دارالکتب العلمیۃ بیروت	الفتاوی الفقہیۃ الکبری	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مصنف ابن ابی شیبہ	دارالفکر بیروت	جدالممتار	مکتبۃ المدینہ کراچی
الجامع الصغیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
مجمع الزوائد	دارالفکر بیروت	جنتی زیور	مکتبۃ المدینہ کراچی
کنزالعمال	دارالکتب العلمیۃ بیروت	تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترہیب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	ابن عساکر	دارالفکر بیروت
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت	الطبقات الکبری	دارالکتب العلمیۃ بیروت
کتاب الورع	المکتبۃ العصریہ بیروت	الدررالکامنۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت
کتاب الصمت	المکتبۃ العصریہ بیروت	الشمائل المحمدیۃ	دارالاحیاء التراث العربی بیروت
الادب المفرد	افسیت بمدینہ طشقند	شرح الشفاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مراسیل ابی داود	افغانستان	سبل الہدی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
عمدۃ القاری	دارالفکر بیروت	سیرتِ مصطفٰی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

انوارِ جمالِ مصطفٰی	شبیر برادرز لاہور	الزواجر	دارالمعرفہ بیروت
مناقب الامام الاعظم	کوئٹہ	کشف الالتباس	داراحیاء العلوم کراچی
حیاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی	الحصن الحصین	المکتبۃ العصریۃ بیروت
قوت القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	عمل الیوم واللیلۃ	دارابن حزم
احیاء العلوم	دارصادر بیروت	المقاصد الحسنۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
احیاء العلوم (اردو)	مکتبۃ المدینہ کراچی	تعلیم المتعلم	کراچی
کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ تہران	اکرام الضیف	مکتبۃ الصحابۃ طنطا مصر
اتحاف السادۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حیاۃ الحیوان	دارالکتب العلمیۃ بیروت
لوامح الانوار	داراحیاء التراث العربی بیروت	اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ کراچی
تنبیہ الغافلین	دارالکتاب العربی بیروت	مدنی وصیت نامہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
البدور السافرۃ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی
شرح الصدور	مرکزِ اہلسنّت برکاتِ رضا ہند	اردو لغت	اردو لغت بورڈ کراچی

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کی 19 سُنّتیں اور آداب	43
چلنے کے بارے میں 15 سُنّتیں اور آداب	3	مسواک کی 22 سُنّتیں اور آداب	47
جُوتے پہننے کے 7 آداب	6	ناخن کاٹنے کی 10 سُنّتیں اور آداب	50
بیٹھنے کی 18 سُنّتیں اور آداب	8	لباس کے بارے میں 17 سُنّتیں اور آداب	51
گھر میں آنے جانے کی 12 سُنّتیں اور آداب	11	عمامے کی 25 سُنّتیں اور آداب	54
پڑوسی کے بارے میں 15 سُنّتیں اور آداب	13	انگوٹھی کے بارے میں 19 سُنّتیں اور آداب	57
پانی پینے کی 13 سُنّتیں اور آداب	16	عقیقے کی 25 سُنّتیں اور آداب	59
کھانے کی 32 سُنّتیں اور آداب	18	نام رکھنے کے بارے میں 18 سُنّتیں اور آداب	63
مہمان نوازی کی 30 سُنّتیں اور آداب	23	سفر کی 35 سُنّتیں اور آداب	68
صِلۂ رِحمی کی 13 سُنّتیں اور آداب	27	عیادت کی 33 سُنّتیں اور آداب	72
سلام کی 11 سُنّتیں اور آداب	30	کفن کی 16 سُنّتیں اور آداب	77
ہاتھ ملانے کی 14 سُنّتیں اور آداب	32	جنازے کے بارے میں 15 سُنّتیں اور آداب	80
بات چیت کرنے کی 12 سُنّتیں اور آداب	34	قبر و دفن کی 22 سُنّتیں اور آداب	83
چھینک کے متعلق 17 سُنّتیں اور آداب	36	قبرستان کی حاضری کی 21 سُنّتیں اور آداب	87
سُرمہ لگانے کی 4 سُنّتیں اور آداب	38	مُبلّغین و مُبلّغات کی خدمات میں معروضات	90
سونے، جاگنے کی 15 سُنّتیں اور آداب	38	حوالہ جات	92
زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی 22 سُنّتیں اور آداب	40	مآخذ و مراجع	98

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جنّت کی طرف پہل کرنے کا نُسخہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ آپس میں ناراض دو بھائیوں کو صُلح کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: آپ دونوں میں سے جو ملنے (یعنی صلح کرنے) میں پہل کرے گا وہ جنّت کی طرف پہل کرے گا۔

(خلاصہ از: حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد اول صفحہ 358)

978-969-722-212-4
01013289

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net